سرکاری رپورٹ

بارہواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کارروائی اجلاس

منعقدہ سہ شنبہ مورخہ ۲۴ ، مئی ۱۹۸۸ء

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
۱-	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ	۱
۲-	حلف عہدہ (نئے منتخب شدہ ممبر اسمبلی کا حلف اٹھانا)	۲
۳-	جنیوا معاہدہ پر اظہار خیالات۔	۳
۴-	وقفہ سوالات (نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات۔)	۱۷
۵-	رخصت کی درخواستیں۔	۵۰
۶-	تحریک استحقاق (منجانب ارجن داس بگٹی)	۵۲
۷-	معدنی مراعات کی منسوخی کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۸ء مسودہ قانون نمبر I مصدرہ ۱۹۸۸ء (ایوان میں پیش کیا گیا۔)	۵۷

جلد دوازدہم

شمارہ اول

بلوچستان صوبائی اسمبلی

۱۔	مسٹر اسپیکر:	ملک محمد سرور خان کاکڑ
۲۔	مسٹر ڈپٹی اسپیکر:	آغا عبد الظاہر

افسران صوبائی اسمبلی

۱۔	سیکریٹری	مسٹر اختر حسین خان
۲	ڈپٹی سیکریٹری	محمد حسن شاہ

صوبائی کابینہ کے ارکان

۱۔	الحاج جام میر غلام قادر خان:	وزیر اعلیٰ بلوچستان
۲	ارباب محمد نواز کاسی:	وزیر زراعت
۳	میاں سیف اللہ خان پراچہ:	منصوبہ بندی و ترقیات
۴	سردار بہادر خان بنگلزئی:	خوراک و ماہی گیری
۵	ڈاکٹر محمد حید ر بلوچ:	وزیر مواصلات و تعمیرات
۶	سردار احمد شاہ کھیتران:	وزیر بلدیات
۷	سردار محمد یعقوب خان ناصر:	وزیر آبپاشی و ترقیات

۸	میر محمد نصیر مینگل :	وزیر صنعت و حرفت و معدنیات لیبر اور افرادی قوت
۹	میر عبدالنبی جمالی	وزیر اطلاعات عامہ کھیل اور ثقافت
۱۰	مس پری گل آغا	وزیر تعلیم

پارلیمانی سیکرٹریز

۱۔ سردار نور احمد مری

۲۔ مسٹر عبدالغفور بلوچ

۳۔ مسٹر اقبال احمد کھوسہ

۴۔ مسٹر عبدالمجید بزنجو

۵۔ سردار نثار علی

۶۔ مسٹر بشیر مسیح

۷۔ مسٹر عبدالکریم نوشیروانی

مشیران

۱۔ مسٹر ناصر علی بلوچ

۲۔ میر ذوالفقار علی مگسی

۳۔ شیخ ظریف خان مندوخیل

۴۔ ملک گل زمان کاسی

مشیر خصوصی

۱ مسٹر آبادان فریدون آبادان

اراکین صوبائی اسمبلی

۱۔ حاجی ملک محمد یوسف اچکزئی
۲۔ سردار خیر محمد خان ترین
۳۔ مسٹر نصیر احمد باچا
۴۔ مسٹر عصمت اللہ موسیٰ خیل
۵۔ حاجی محمد شاہ مردان زئی
۶۔ حاجی عید محمد نوتیزئی
۷۔ مسٹر سلیم اکبر بگٹی
۸۔ میر نبی بخش خان کھوسہ
۹۔ میر فتح علی خان عمرانی
۱۰۔ سردار دینار خان کرد
۱۱۔ پرنس یحییٰ جان بلوچ
۱۲۔ میر احمد خان زہری
۱۳۔ مسٹر محمد صالح بھوتانی
۱۴۔ سید داد کریم
۱۵۔ میر محمد علی رند
۱۶۔ سردار نواب خان ترین
۱۷۔ مسٹر ارجن داس بگٹی

۱۸۔ مسز فضیلہ عالیانی
۱۹۔ میر ہمایوں خان مری

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا بارھواں اجلاس

اسمبلی کا اجلاس بروز سہ شنبہ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۸۸ء بوقت گیارہ بجے صبح زیر صدارت ملک محمد سرور خان کاکڑ اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از مولنا عبدالمتین آخوندزادہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ۝

وَلَہٗ مَن فِی السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ ط کُلٌّ لَّہٗ قٰنِتُونَ ۝ فَاَقِم وَجھَکَ لِلدِّینِ حَنِیفًا ط فِطرَتَ اللّٰہِ الَّتِی فَطَرَ النَّاسَ عَلَیھَا ۔ لَا تَبدِیلَ لِخَلقِ اللّٰہِ ط ذٰلِکَ الدِّینُ القَیِّمُ ۝ وَلٰکِنَّ اَکثَرَ النَّاسِ لَا یَعلَمُونَ ۝ مُنِیبِینَ اِلَیہِ وَاتَّقُوہُ وَاَقِیمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُونُوا مِنَ المُشرِکِینَ مِنَ الَّذِینَ فَرَّقُوا دِینَھُم وَکَانُوا شِیَعًا ط کُلُّ حِزبٍ بِمَا لَدَیھِم فَرِحُونَ ۝

سورۃ روم پارہ ۲۱ ع ۴

ترجمہ :- اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے۔ سب اُس کا ہے اور سب اُس کے حکم کے تابع اور منقاد ہیں۔ تم ہر طرف سے منہ پھیر کر دین کی طرف رخ کرو۔ یہی خدا کی بناوٹ ہے جس پر انسان کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کی بناوٹ میں کبھی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ یہی سیدھا اور سچا دین ہے لیکن اکثر انسان ایسے جو نہیں جانتے دیکھو اسی ایک خدا کی طرف متوجہ رہو اس کی نافرمانی سے بچو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ کہ جنہوں نے اپنے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے اور گروہ بندیوں میں بٹ گئے ہر گروہ کے پاس جو کچھ ہے وہ اس میں خوش ہیں۔

(وَمَا عَلَینَا اِلَّا البَلٰغ)

حلف عہدہ

مسٹر اسپیکر:۔ میں نوابزادہ محمد یوسف جوگیزئی کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ ممبر صوبائی اسمبلی کی حیثیت سے اپنے عہدہ کا حلف اٹھائیں۔ (نوابزادہ محمد یوسف جوگیزئی نے حلف اٹھایا اور رجسٹر پر دستخط ثبت کئے۔)

مسٹر اسپیکر:۔ میں اپنی اور اس ایوان کی طرف سے نوابزادہ محمد یوسف جوگیزئی صاحب کو مبارک باد دیتا ہوں)

جام میر غلام قادر خان وزیر اعلیٰ:۔
جناب اسپیکر صاحب! میں جناب جوگیزئی صاحب کو اسمبلی کا رکن منتخب ہونے پر دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں مجھے امید ہے کہ وہ اپنے والد محترم کے نقش قدم پر چل کر ملت پاکستان کی خدمت کریں گے جس طرح ان کے والد محترم نے انجام دی ہیں میں ایوان کی طرف سے اور اس معزز ایوان کی طرف سے ان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں

ایوان میں جینوا معاہدہ پر اظہار خیالات:۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (مسٹر اسپیکر):۔ بلوچستان صوبائی اسمبلی کا یہ ایوان مسئلہ افغانستان کے پر امن سیاسی تصفیے کے لئے کی جانے والی مخلصانہ کوششوں کے کامیاب اختتام پر ہونے والے معاہدہ جینوا کا خیر مقدم کرتا ہے، اور پورے یقین و اعتماد کے ساتھ یہ

محسوس کرتا ہے کہ یہ معاہدہ اس خطے میں پائیدار امن کے قیام افغانستان کی ازاد غیر جانبدار ما اسلامی حیثیت کی بحالی اس ملک میں عوام کی نمائندہ حکومت کی تشکیل اور افغان مہاجرین کی عزت وتحفظ کے ساتھ وطن واپسی کی ٹھوس بنیادیں فراہم کرے گا۔

یہ ایوان تاریخی شواہد کے حوالے سے یہ حقیقت واضح کرنا چاہتا ہے کہ مجلس اقوام (LEAGUE OF NATIONS) کی پوری زندگی اور اقوام متحدہ (UNITED NATIONS ORGNIZATION) کی تینتالیس 43 سالہ تاریخ کے دوران وجود میں آنے والا یہ اولین تاریخی اور تعمیری معاہدہ ہے جس کے ذریعہ معقولیت اور حق و انصاف کو فتح نصیب ہوئی ہے اور عالمی برادری کے لئے اس امر کی ایک روشن مثال قائم ہوئی کہ مفاہمت اخلاقی جرأت اور حق پسندی سے کام لیا جائے تو بڑے سے بڑا مسئلہ پرامن طور پر حل کیا جاسکتا ہے۔

مسئلہ افغانستان پاکستان کے لئے ایک سنگین خطرہ اور حوصلہ آزما چیلنج تھا۔ یہ ایوان اس امر پر اپنی دلی مسرت اور فخر کا اظہار کرتا ہے کہ آزمائش کے اس لمحے میں صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق کی مجاہدانہ قیادت میں پاکستان نے ٹھوس حقائق اور اصولوں پر مبنی انتہائی جراتمندانہ موقف اختیار کیا اور مشکلات کے باوجود آخری لمحے تک ایسے قائم رکھا۔ ہم اس بے مثال جرائت و استقامت پر صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق کو دلی مبارکباد اور خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

یہ ایوان اس حقیقت سے بھی پوری طرح باخبر ہے کہ انیس سو پچاسی ۱۹۸۵ء کے عام انتخابات کے نتیجے میں برسراقتدار آنے والی جمہوری حکومت اور اس کے سربراہ وزیر اعظم محمد خان جونیجو کے لئے افغانستان کا مسئلہ اور اس کے پرامن سیاسی تصفیہ کے لئے جنیوا مذاکرات کو کامیابی کی منزل کی جانب بڑھانا سب سے بڑا چیلنج تھا، جناب

محمد خان جونیجو نے اپنی بصیرت سے نہ صرف پاکستان کے جرأتمندانہ اصولی موقف کو قائم رکھا بلکہ بے مثال جمہوریت پسندی کا ثبوت دیتے ہوئے منتخب پارلیمنٹ کے ارکان ملک کی تمام سیاسی جماعتوں کے قائدین اور چاروں صوبوں کے عوام کو اعتماد میں لے کر جینوا مذاکرات کے فیصلہ کن دور میں ایسا موقف اختیار کیا جو پوری قوم کی سوچ اور امنگوں کا ترجمان تھا اس کا انتہائی مثبت نتیجہ برآمد ہوا یہ ایوان اس تاریخی کامیابی پر وزیر اعظم پاکستان جناب محمد خان جونیجو کی جمہوریت پسندی اور سیاسی بصیرت کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ان کو مبارک باد پیش کرتا ہے

یہ ایوان توقع رکھتا ہے کہ معاہدہ جینوا کے ذریعہ قائم ہونے والی صحتمند روایت کو دوسرے حل طلب عالمی مسائل کے پرامن حل کے لئے بنیاد بنایا جائے گا اور معاہدہ کو مستحکم عالمی امن و سکون کے قیام کا نقطۂ آغاز بنانے کی بھرپور مخلصانہ کوشش کی جائے گی۔

وزیر اعلیٰ:۔ قابل احترام اسپیکر اور معزز اراکین اسمبلی آج جو قرارداد بلوچستان اسمبلی میں پیش کی گئی ہے میں اس کی حمایت کرتا ہوں اور یہ بتانا چاہتا ہوں کہ موجودہ سمجھوتہ افغانستان کے تصفیہ کے لیئے عمل میں آیا ہے یہ قرارداد اپنی نوعیت کے لحاظ سے بہت اہم ہے اور اس کا کریڈٹ جناب ضیاالحق صاحب اور محمد خان جونیجو کو جاتا ہے اور یہ ان کی ان تھک محنت اور کاوشوں کا نتیجہ ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ اتنا بڑا کارنامہ ہے کہ پوری ملت نے اسے خوش آمدید کہا ہے جناب والا جیسا کہ آپ کو اس بات کا علم ہے کہ آٹھ نو سال پہلے روس کی فوجیں افغانستان پر قابض ہوئیں جس کے نتیجہ میں وہاں کے لوگوں کو اپنا آبائی ملک چھوڑ کر آنا پڑا انہیں اپنی جائیدادیں چھوڑنی پڑیں اور سب

سے بڑھ کر اپنا ملک چھوڑنا پڑا اور اس کے بعد ان کے لئے ایک ہی ملک ہو سکتا ہے اور وہ پاکستان ہے جہاں پر انہیں پناہ مل سکتی ہے پھر پاکستان کے عوام اور خاص طور سے بلوچستان اور سرحد کے عوام کو میں اپنی طرف سے مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنے مسلمان بھائیوں کی جس طرح سے مدد کی ہے اور انہیں اس سے جو نقصان اٹھانا پڑا ہے تاریخ اسے زریں الفاظ سے لکھے گی جب آنے والا مورخ تاریخ لکھے گا تو وہی جو حضور صلعم کے زمانے میں انصار نے مہاجرین کے لیے کہا تھا وہی بات دوھرائی جائے گی یہاں کے لوگوں نے جس طرح سے مہاجرین کو لبیک کہا تھا اور جس طرح انصار نے اپنی املاک وغیرہ اپنے مہاجرین بھائیوں کو پیش کی تھی وہی جذبہ یہاں کے لوگوں میں نمودار ہوا اور اس کے لئے بلوچستان اور سرحد کے لوگ قابل تحسین ہیں جناب والا ہمیں اس بات کو بھی دیکھنا ہو گا کہ لوگوں کے ذہن میں یہ بات اور خیال تھا کہ کیا روس کی فوج واپس ہو گی؟ یہ ممکن ہی نہیں تھا کہ روس کی فوج جس نے افغانستان پر قبضہ کیا ہے تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ جب بھی روس کی فوج کسی ملک میں داخل ہوئی انہوں نے کبھی بھی نکلنے کا نام نہیں لیا لیکن یہ ایک ایسا واقعہ ہے کہ یہاں وہ آئے اور انہیں واپس اپنے ملک کو جانا پڑ رہا ہے تاریخ میں بھی ایسی کوئی بات سامنے نہیں آئی ہے اس مسئلہ کو ہمارے صدر مملکت جناب ضیاء الحق صاحب نے جس مدبّرانہ طریقہ سے اس کو حل کرایا ہے وہ تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گا کیونکہ یہ افغانستان کا مسئلہ صدر اور وزیراعظم کی کوششوں سے حل ہوا ہے اس کے لئے میں پاکستان مسلم لیگ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ اس نے اس نازک اور اہم مسئلہ کو اتنی خوش اسلوبی سے حل کرایا میں سمجھتا ہوں کہ یہ پاکستان کی تاریخ کا بھی ایک اہم حصہ بنے گا جناب والا میں اپنے مہاجرین بھائیوں کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہم ان

کے موقف کی حمایت کرتے ہیں اور ہمارا یہی موقف تھا پاکستان کو اس کے موقف سے
ہٹانے کی بڑی کوشش کی گئی لیکن پاکستان اپنے موقف پر اڑا رہا ہمارا موقف یہی تھا
کہ جو لوگ پاکستان میں آکر آباد ہوئے ہیں یعنی مہاجرین ہم چاہتے ہے کہ اپنے ان مہاجرین
بھائیوں کے لیئے کوئی ایسا سیاسی حل تلاش کیا جائے کوئی ایسا طریقہ تلاش کیا جائے
تاکہ ہمارے بھائی باعزت طور سے اپنے وطن افغانستان واپس چلے جائیں جناب والا
ہم اپنے افغان بھائیوں کو یہ یقین دلانا چاہتے ہیں۔ کہ ہم ان کے ساتھ ہیں اور
ہماری یہی خواہش ہے کہ وہ بخیر و عافیت اپنے وطن واپس چلے جائیں اور انکی تقدیر کا فیصلہ
اسی طرح ہوگا جس طرح جینوا سمجھوتہ طے ہوا ہے ہمارے افغان بھائیوں کو یہ
موقع ضرور ملے گا کہ وہ وہاں اپنی پسند کی حکومت قائم کرسکیں گے اس کے ساتھ میں
اپنے مہاجرین بھائیوں کو یہ بھی یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہم نے ان کی جس طرح
سے دیکھا بھال کی ہے آئندہ بھی انشاءاللہ اس طرح سے ان کی دیکھ بھال کی جائے
گی۔ لیکن میں ان سے یہ امید اور توقع ضرور رکھونگا کہ جس طرح انہیں بلوچستان
اور سرحد کے عوام نے اپنی گود میں پناہ دی ہے۔ وہ بھی پاکستان کے آئین اور
قانون کا پوری طرح سے احترام کریں گے تاکہ ان کے اس معاملے کو جو کچھ تو حل ہوچکا
ہے اور کچھ ابھی حل ہونا باقی ہے۔ یہ اس صورت میں صحیح طریقہ سے حل ہوسکتا ہے
جب اس ملک میں امن ہو۔ سلامتی ہو۔ یہ چیزیں ان کے یہاں سے جانے کے لیئے
نہایت ضروری ہیں۔ جس طرح سے بلوچستان کے لوگوں نے ان کا خیر مقدم کیا ہے
اس انداز سے وہ یہاں سے جائیں گے اور بلوچستان کے عوام ان کو خندہ پیشانی
سے اسی پیار اور محبت کے جذبہ سے رخصت کریں گے۔

لہذا جو قرارداد یہاں پیش کی گئی ہے میں اس کی حمایت کرتا ہوں اور قرارداد

پیش کرنے والوں کو دلی مبارک باد بھی پیش کرتا ہوں ۔

جناب والا ! قرار دادیں تو اسمبلی میں ہمیشہ آتی رہیں گی لیکن قرارداد اپنی نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہے چنانچہ میں اسے پیش کرنے والے کو دوبارہ دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں ۔ والسلام (تالیاں)

میر عبدالکریم نوشیروانی :۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔

جناب اسپیکر صاحب ! میں اس قرارداد کی پرزور حمایت کرتا ہوں اور ساتھ ہی ساتھ دعا بھی کرتا ہوں کہ صدر پاکستان جنرل محمد ضیاالحق اور وزیراعظم محمد خان جونیجو صاحب ملک کی سالمیت اور بقاء کے لیئے جو سمجھ بوجھ رکھتے ہیں میں انہیں بلوچستان صوبائی اسمبلی کی طرف سے سلام پیش کرتا ہوں ۔

جناب والا ! مجھے یاد ہے کچھ عرصہ پہلے ایم آر ڈی والوں نے یہ کہا تھا کہ افغان مجاہدین کو پاکستان میں مت رکھو اور ان کو واپس افغانستان میں دھکیلو ۔ اور پاکستان کو میدان جنگ مت بناؤ ۔

جناب والا ! ان کو شاید مسلمانوں کی تاریخ یاد نہیں کیونکہ ان کے الفاظ تھے کہ پاکستان کو رشیا کا میدان جنگ نہ بناؤ ۔ لیکن ان کو یاد رکھنا چاہیئے تھا کہ مہاجر مجبور ہو کر اس خطہ میں پناہ لینے آئے ۔ کیونکہ کون ہے جو اپنا ملک گھر اور خطہ زمین چھوڑتا ہے ! اگر چھوڑتا ہے تو مجبور ہو کر چھوڑتا ہے ۔

جناب والا ! پیپلز پارٹی اور تحریک استقلال کے یہ الفاظ تھے کہ ملک تباہی کنارے پر آگیا ہے لیکن یہ ان کی بھول تھی کیونکہ یہ ۱۹۷۷ تھا جب ملک تباہی کے کنارے پر آچکا تھا ۔ لیکن گذشتہ آٹھ ساڑھے آٹھ سالوں کے دوران

جمہوریت ملک میں آئی اسلامی اور جمہوری نظام میں پیش رفت کی گئی جناب والا!
جناب صدر اور وزیر اعظم کا یہی نظریہ تھا ان کا نظریہ پاکستان کی حب الوطنی ہے
۔ لہذا میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور قائد جمہوریت جناب محمد خان
جونیجو صاحب نے جینوا معاہدے پر جو دستخط کئے ساری دنیا کی نظریں اس پر
لگی ہوئی تھی کہ پاکستان کا رویہ کیا ہوگا لیکن انہوں نے ثابت کر دیا کہ ہمارا رویہ
حب الوطنی ہے مہاجرین کے ساتھ جو سلوک نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم
نے کیا تھا وہی سلوک پاکستان افغان مہاجرین کے ساتھ کیا پاکستان نے وہی
کر دکھایا۔ جناب والا! صوبہ بلوچستان اور پورے ملک میں گذشتہ ساڑھے آٹھ
سالوں میں غیور عوام نے مہاجرین کی خاطر جو کچھ برداشت کیا ہم پر کیسے کیسے مصائب
آئے۔ پنڈی میں اوجھڑی کیمپ کا سانحہ بھی ان کی وجہ سے پیش آیا۔ لیکن ہم نے پھر
بھی برداشت کیا ہم نے افغان مہاجرین کو ساڑھے نو سال تک اپنے ملک میں جگہ دی
جناب اسپیکر! یہ قربانی دیکر ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ ہم ملک وقوم کے لئے
آگے بھی قربانی دیتے رہیں گے۔ مصیبتیں تو آتی رہتی ہیں اور ان حالات کے پیش نظر
میں ان کو ویلکم کرتا ہوں۔ لہذا میں اس قرارداد کی پر زور حمایت کرتا ہوں۔
والسلام۔

پرنس یحیٰ جان بلوچ:۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب اسپیکر!
آپ کی اجازت سے اس قرارداد کے بارے میں عرض کرتے ہوئے میں اسکی
پوری حمایت کرتا ہوں۔ کیونکہ یہ ملک وقوم کے لئے ایک اچھا نظریہ تھا جو ہمارے ملک
میں پچھلے آٹھ سال سے قائم تھا۔ اور اس کا کریڈٹ سب صدر جنرل محمد ضیاء الحق صاحب

کو جاتا ہے وہ ساڑھے آٹھ سال سے اس کے پیچھے تھے کیونکہ ہمارے افغان بھائی آئے تھے انہوں نے کوشش کی کہ وہ اسی خوشی اور محبت سے یہاں سے چلے جائیں حالانکہ دوسری جانب روس جیسی عظیم پاور تھی۔ اور دوسری بات ساتھ ہی یہ ہے کہ امریکن گورنمنٹ کے ہم مشکور ہیں اس لئے کہ دونوں سپر طاقتیں ہیں انہوں نے بیٹھ کر اس کا فیصلہ کیا یہ ان کی کوآپریشن تھی جس کے بغیر جینوا معاہدہ طے نہیں پایا جاسکتا تھا۔ جناب والا! سردیوں میں بلوچستان اور فرنٹیئر میں یہ لوگ لاکھوں کی تعداد میں آتے ہیں اور پھر چلے جاتے ہیں لیکن ایسے حالات ہوئے کہ ان کی پیچیدگی کی وجہ سے افغان مہاجر نہیں جاسکے۔ جناب اسپیکر! اس میں غیور افغان عوام کا بھی ہاتھ ہے کیونکہ لاکھوں کی تعداد میں افغان مجاہدین شہید ہوئے جس کے نتیجہ میں یہ معاہدہ ہوا میرے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی خوشی نہیں کہ جس خوشی سے یہ مہاجرین یہاں آئے تھے اس طرح بخوشی وہ یہاں سے چلے جائیں گے۔ اور اس کا کریڈٹ پاکستان کو جاتا ہے۔ جناب والا! یہ پہلا موقع ہے کہ روس جہاں آیا ہے وہاں سے واپس جارہا ہے۔ لیکن سپر پاورز جب آپس میں مل بیٹھ کر جو باتیں کرتی ہیں وہ ہمیں نہیں بتاتے جناب والا! کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کے مابین ہونے والی باتوں کے اثرات ہمارے علاقے پر پڑیں۔

جناب اسپیکر! میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔ شکریہ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی:۔ جناب اسپیکر! جینوا معاہدہ کی کامیابی کے بارے میں بلوچستان کی اقلیتی ہندو برادری کی جانب سے اور اپنی جانب سے میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے صدر جنرل محمد ضیاء الحق اور وزیر اعظم پاکستان جناب محمد خان جونیجو کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انکی مدبرانہ کوششوں اور اصولوں کی پابندی

کی پالیسی کے تحت افغان مہاجر باعزت طور پر اپنے وطن واپس جا رہے ہیں روسی افواج کے انخلاء سے علاقے میں اچھے اثرات مرتب ہونگے یقیناً جنیوا معاہدہ کی کامیابی سے دنیا میں عموماً اور عالم اسلام میں خصوصاً پاکستان کا وقار بلند ہوا ہے کیونکہ یہ مصدقہ امر ہے کہ انسان وطن دوستی کے جذبہ کے تحت انسانوں کی فلاح کے لئے مثبت کوششیں کرتا ہے اور اس جذبہ اور ہمت کے تحت ہی ہماری یہ کوششیں بارآور ثابت ہوئیں ۔

جناب اسپیکر ! میری دعا ہے کہ ہمارا یہ ملک ہمیشہ تابندہ رہے لہذا میں اس قرار داد کی پر زور حمایت کرتا ہوں بلکہ اس لئے بھی اس کی پرزور حمایت کرتا ہوں کہ یہ قرار داد میں نے بھی دی تھی اور جناب اسپیکر نے میرے اس خیال اور نظریہ کو بھرپور طور پر سراہا ہے اس لئے یہ بڑے فخر کی بات ہے کہ میری سوچ بھی جناب اسپیکر صاحب کی سوچ سے مماثلت رکھتی ہے ۔ شکریہ ۔

میاں سیف اللہ پراچہ ۔ وزیر منصوبہ بندی و ترقیات : جناب اسپیکر ! میں بھی اس قرار داد کی حمایت کرتا ہوں ۔ سات سال پہلے افغانستان میں روسی فوجیں داخل ہوئیں اور وہاں سے لاکھوں کی تعداد میں ہمارے افغان بھائی پاکستان آئے اور مہاجروں کی زندگی یہاں بسر کی جناب والا ! جو باتیں لیڈر آف دی ہاؤس نے اور میرے بھائیوں نے یہاں کہیں ہیں ۔ میں ان باتوں کو یہاں نہیں دہرانا چاہتا ۔ میں ان کے خیالات سے اتفاق کرتا ہوں تاہم میں ایک اور پہلو کی طرف کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ اس میں شک نہیں یہ ایک بہت بڑا کارنامہ ہے

اس معاہدہ کی کامیابی کا سہرا یقیناً ہمارے صدر جنرل محمد ضیاالحق اور پرائم منسٹر جناب محمد خان جونیجو کے سر ہے۔

صوبہ بلوچستان میں تقریباً دس لاکھ افغان ریفیوجیز آئے ہیں پاکستان اور صوبہ بلوچستان کے لوگوں نے انصار کے جذبہ کے تحت اپنے افغان بھائیوں کو سنبھالے رکھا۔ صوبہ بلوچستان کوئی امیر صوبہ نہیں ہے۔ مگر جو غریبی تھی اس کے مطابق انہوں نے اپنے افغان بھائیوں کے لئے سب کچھ پیش کیا۔ پانی گھاس درخت جڑی بوٹیاں اور یہاں کے وائیلڈ لائف کا افغان مہاجرین نے بھرپور استعمال کیا ہے۔ پاکستان کو افغان مہاجرین کے لئے یو این سی ایچ آر، ورلڈ بنیک اور دیگر کئی ادارے ہیں جو امداد دیتے ہیں وہ لوگ اس ملک میں آتے رہتے ہیں اور ہمیں بتاتے رہتے ہیں کہ ہم نے اتنے ملین ڈالر امداد افغان ریفیوجیز کے لیے دی ہیں۔ مگر وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ اس صوبہ بلوچستان کے عوام نے ان کے لئے کتنی بڑی قربانی دی ہے؟ آپ اس کا اندازہ کس پیمانے سے لگائیں گے۔ کہ ہمارے تمام درخت ہماری تمام جڑی بوٹیاں جو پہاڑوں اور میدانوں سے نکالی گئی ہیں ان کو افغان مہاجرین نے بطور گھریلو ایندھن استعمال کیا ہے اور جس سے نہ صرف سائل ایروژن ہوا۔ بلکہ اکالوجی ڈسٹرب ہوئی۔ اس سے زیر زمین پانی کی سطح کم ہوئی۔ ان چیزوں کی قربانی کا آپ کس طرح سے اندازہ لگائیں گے۔ کہ ہم نے اس کے لئے کتنی قربانی دی ہے اور ان کو رکھنے کے لئے ہمیں کتنی رقم ادا کرنی پڑی ہے۔ اس طرح جہاں جہاں افغان مہاجرین ہیں وہاں پہاڑوں سے درخت نکالے گئے اور وائیلڈ لائف تقریباً ختم کردی گئی۔ جناب والا! میرا ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے صوبہ بلوچستان

کے عوام نے بڑی خوشی سے انصار کے فرائض ادا کئے ۔ اور اپنی غریبی کے باوجود کسی سے بھی کم قربانی نہیں دی ۔ اور ہمیں امید ہے جینوا معاہدہ کے تحت ہمارے افغان مہاجرین باعزت طریقے سے اپنے ملک واپس جائیں گے ہم ان کے لئے اور ان کی خوشحالی کے لئے دعا کرتے ہیں ۔ میں ان الفاظ کے ساتھ اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں ۔ شکریہ ۔

میر محمد نصیر مینگل :۔ وزیر صنعت و حرفت ! جناب والا! جیسا کہ اس قرارداد پر میرے دوسرے ساتھیوں نے روشنی ڈالی ہے میں بھی اس کی حمایت کرتا ہوں اور اس کی حمایت میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ یہ ایک ایسی کامیابی ہے جس سے بین الاقوامی سیاست میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوا ہے پہلی مرتبہ پاکستان کی خارجہ پالیسی میں افغان مہاجرین کو جو پناہ دینے کا فیصلہ کیا گیا تھا جو صدر ضیاءالحق کی حکمت عملی رہی ہے وہ قابل ستائش ہے اور ساتھ ہی جب محمد خان جونیجو صاحب نے اقتدار سنبھالا ۔ انہوں نے مسئلے کو حل کرنے کی سعی اور کوشش کی ہے وہ بھی قابل ستائش ہے ۔ جیسا کہ پہلے مخالفین کہتے تھے کہ موجودہ حکومت حکومت کرنے کی اہل نہیں ہے ان کی خارجہ پالیسی کامیاب نہیں ہے مگر اس چیلنج کو جناب محمد خان جونیجو نے غلط ثابت کر دکھایا ہے ۔ یہ ایک ایسی حکومت ہے جو حکومت کرنا جانتی ہے اور حکومتی امور کو چلانا جانتی ہے ۔ اس حکومت نے ایسی شاندار خارجہ پالیسی مرتب کی ہے جس کی مثال پاکستان کی تاریخ میں کہیں نہیں ملتی ہے اسی خارجہ پالیسی کی وجہ سے ایک سپر پاور کو اپنی حکمت عملی بدلنا پڑی اور افغانستان سے اپنی فوجوں کے

انخلاء کا اعلان کرنا پڑا ۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے اور ساتھ محمد خان جونیجو صاحب نے پاکستان کے چاروں صوبوں کا دورہ کیا اور عوام کو اس مسئلے کے سلسلے میں اعتماد میں لیا دورے کر کے عوام کو حقائق بتانے کا جو طریقہ جناب جونیجو صاحب نے اختیار کیا وہ اچھا تھا ۔ جونیجو صاحب نے ریڈیو اور ٹی وی سے اعلان نہیں کیا کہ وہ اس معاہدے پر دستخط کر رہے ہیں انہوں نے ایک صحیح اور مدبر سیاستدان کا ثبوت دیتے ہوئے پہلے پاکستان کی تمام سیاسی پارٹیوں کو بلایا ۔ ان کو اعتماد میں لیا ان کے ساتھ گول میز کانفرنس کی ان کو اعتماد میں لینے وہ ہر صوبہ میں گئے یعنی وہ سندھ پنجاب ۔ اور فرنٹیئر گئے انہوں نے بعد میں صوبہ بلوچستان کا دورہ بھی کیا ۔ اسمبلیوں سے باہر سیاستدان مدبر لوگوں سے صلاح مشورہ کرنے کے بعد جو فیصلہ کیا سب نے قبول کیا ہمیں بہت خوشی ہے کہ انہوں نے قوم اور عوام کے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچائی ۔ انہوں نے ایسا لائحہ عمل اختیار کیا جس سے پاکستان کا معیار اونچا ہوا ۔ اللہ کے فضل سے کامیابی ہوئی جینوا معاہدے پر دستخط ہوئے اور اس کے تحت روسی فوج کا انخلاء ممکن ہوا ۔ ہمارے بھائی افغان مہاجر جو اپنا ملک چھوڑ کر آئے تھے ان کی واپسی اپنے ملک کو ممکن ہو گئی ۔ اس کے لئے ہم جناب صدر صاحب کو اور وزیر اعظم صاحب کو مبارک باد پیش کرتے ہیں اور پاکستان کے عوام کو بھی جن کو ایسی اچھی قیادت حاصل ہے جس پر فخر کیا جا سکتا ہے ۔ ساتھ ہی میری خداوند قدوس سے دعا ہے کہ وہ ان فریقین کو بھی توفیق دے کہ وہ اس پر عمل کریں ۔ ساتھ ہی یہ ملک کے عوام عزت اور خوشحالی کی زندگی بسر کر سکیں ۔ شکریہ ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سردار محمد یعقوب خان ناصر : وزیر آبپاشی !

جناب اسپیکر صاحب ! اور معزز ارکان اسمبلی ! میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں اس پر قائد ایوان اور میرے بھائیوں نے کافی روشنی ڈالی ہے ۔ میں اس اہم اور بہت بڑے مسئلے کی کامیابی پر پاکستانی قوم اور مسلم لیگ کی حکومت کو مبارک باد پیش کرتا ہوں ۔ کیونکہ یہ ایک اہم اور بہت بڑا مسئلہ تھا اور اس کے متعلق کافی قیاس آرائیاں ہو رہی تھیں ۔ کہا جا رہا تھا کہ افغان مہاجرین کے بوجھ کو پاکستان کی موجودہ حکومت یا پاکستانی قوم برداشت نہیں کر سکے گی مگر پاکستانی قوم نے اور مسلم لیگ کی حکومت نے یہ ثابت کر کے دکھا دیا کہ ہم ہر قسم کے خطرے کا بھرپور طرح سے مقابلہ کر سکتے ہیں [illegible] جتنے [illegible] پاکستانی قوم [illegible] دشمنوں [illegible] اور پاکستان کے [illegible] وہ حقیقی [illegible] کر سکتے تھے [illegible] نے انہیں [illegible] کوشش کی ۔ [illegible] موقف [illegible] کوشش کی مگر [illegible] تعاون سے [illegible] بہت [illegible] کامیابی [illegible] میں ایک بات پاکستانی قوم کی [illegible] سے [illegible] اور [illegible] اور پریشانی سے [illegible] ایک [illegible] پاکستانی قوم [illegible] اس [illegible] مقصد [illegible] افغان [illegible] ایک بھائی [illegible] ہم متحد رہیں [illegible] میں کسی [illegible] نکالنے کا موقعہ [illegible] بھائیوں [illegible] ملک کو اپنی حکومت کو پریشان

نہ کریں۔ایسی باتوں پر ہمارے عوام کان نہ دھریں ۔جب کوئی قوم فیصلہ کرتی ہے تو ساری دنیا کی نظر اس پر ہوتی ہے۔میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس ملک اور قوم کو ہمیشہ ثابت قدم رکھے جیسے یہ عزت کا مسئلہ تھا ہمارے ملک اور ہماری حکومت کیلئے یہ ہماری قوم کے لئے [illegible] فیصلہ [illegible] ملک کو روس اور انڈیا کے لئے جو [illegible] فیصلہ [illegible] خصوصاً انڈیا ہمارا [illegible] دشمن ہے اور وہ کبھی ہمارے لئے کچھ نہیں سوچ سکتا تو پھر ایک پاکستانی [illegible] کے لئے [illegible] سمجھتے ہیں کہ [illegible] شارہ کرنا گناہ عظیم ہے اس سے نہیں [illegible] قوم [illegible] چاہئے جس سے [illegible] اندر [illegible] چاہئے [illegible] عظیم [illegible] بھائیوں کو [illegible] حکومت ہے [illegible] حمایت کرتا ہوں [illegible]

ملک محمد یوسف [illegible]

[illegible] حمایت کرتا ہوں [illegible] اپنے خیالات [illegible] یہ کہونگا کہ مہاجرین کا مسئلہ جس خوش اسلوبی سے طے پایا ہے اس کیلئے

میں صدر محترم جناب ضیاءالحق صاحب اور وزیر اعظم پاکستان محمد خان جونیجو صاحب اور ان کے رفقاء کار کو مبارک باد پیش کرتا ہوں ۔ صرف یہ نہیں کہ دستخط سے مسئلہ حل ہو گیا ہے ۔ بلکہ انہوں نے اس مسئلہ کو جس طریقہ سے حل کیا ہے ۔ اس میں ہماری دو چیزیں تھیں ایک تو یہ کہ پاکستان کے وقار کو مدنظر رکھتے ہوئے اس معاہدے پر دستخط کیئے جائیں ۔ اور اس بنیاد پر ہماری حکومت نے دستخط کیئے اور دوسری بات یہ تھی کہ افغان مہاجرین باعزّت طور پر اپنے ملک چلے جائیں لہذا ہماری حکومت جو یہ مسئلہ حل کیا ہے اور ان کے رفقاء نے جو خدمات کی ہیں اس کیلئے وہ مبارک باد کے مستحق ہیں ۔ میں اس معاملے میں یہ بھی عرض کرونگا کہ چونکہ میرا تعلق اس علاقے سے ہے جہاں مہاجرین ہماری زمینوں پر آباد ہیں ۔ اس طرح ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں مہاجرین ضلع پشین میں آباد ہیں ۔ ان کے آنے سے ہمیں جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے اس کا شاید آپ کو اندازہ نہ ہو ۔ ہم نے صرف اپنی گورنمنٹ کی پالیسی کی تائید کرتے ہوئے ان کی کبھی مخالفت نہیں کی ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری گورنمنٹ نے انہیں انسانی بنیادوں پر اپنے ملک میں پناہ دی ہے ۔ ہمیں ان کے آنے سے جن مشکلات کا سامنا ہے اور جو تکالیف ہوئیں ہے اس کا آپ اندازہ کریں ہمارے کاروبار گئے ہمارے جنگلات ختم ہو گئے ہماری زمینیں ختم ہو گئیں ۔ ہمیں معلوم ہے کہ ضلع پشین پر کیا گزری لیکن پھر بھی ہم اس پر فخر کرتے ہیں ۔ اور ہم آخر تک اپنی صوبائی حکومت اور مرکزی کی پالیسوں کی حمایت کرتے ہیں ۔ میں آخر میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں اور اپنی حکومت کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ کہ انہوں نے اس پالیسی پر عمل کر کے اس معاہدہ پر دستخط کرائے ۔ آخر میں اپنے تمام ممبران کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں

مسٹر اسپیکر:۔ اس سے پہلے کہ میں وقفہ سوالات شروع کروں میں اپنے مہمان جناب اقبال احمد خان صاحب وفاقی وزیر بلدیات و جنرل سیکرٹری پاکستان مسلم لیگ کو اس معزز ایوان میں تشریف لانے اور اسمبلی کی کاروائی بہ نفس نفیس دیکھنے پر ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں میں اس موقع پر یہ ضرور کہونگا کہ ہمارے وفاقی وزراء چاروں صوبوں کی صوبائی اسمبلیوں میں تشریف لائیں اور ان کی کاروائی دیکھیں۔ اس طرح وہ ممبران اسمبلی سے بھی ملیں گے۔ جس سے آپس میں رابطہ ہوگا جس سے مفید نتائج برآمد ہوسکیں گے۔ لہذا میں اپنی اور معزز اراکین اسمبلی کی طرف سے ان کو اس ایوان میں خوش آمدید کہتا ہوں۔

وقفہ سوالات

میر فتح علی عمرانی:۔ جناب والا! متعلقہ وزیر موجود نہیں ہیں۔

وزیر اعلیٰ:۔ جناب والا! چونکہ وزیر متعلقہ چھٹی پر گئے ہوئے ہیں جناب اگر مناسب سمجھیں تو میں ان سوالات کا جواب دوں۔

پرنس یحیٰی بلوچ:۔ پوائنٹ آف آرڈر! جناب اسپیکر یہاں بار بار کہا گیا ہے ہمیں تین چار ماہ کے بعد یہ موقع ملتا ہے۔ جام صاحب پہلے

بھی کئی مرتبہ وزراء کی طرف سے معذرت کر چکے ہیں۔ یہ اسمبلی کا قانون ہے ہم دور دراز علاقوں سے یہاں آتے ہیں۔ ہمارے سوالات ہوتے ہیں اور ہم ان کا جواب چاہتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ صاحب اپنی طرف سے جواب دے سکتے ہیں۔ یہ ان کا قانونی حق ہے۔ لیکن جہاں تک وزراء کا تعلق ہے ان کے جوابات کا دن مقرر ہوتا ہے۔ لہذا انہیں یہ چاہیئے کہ وہ جہاں بھی ہوں اپنے جواب کے دن اسمبلی میں ضرور حاضر ہوں۔ یہ میں نے پہلے بھی ان کی خدمت میں عرض کیا ہے اور آج بھی عرض کرونگا۔ کہ باہر کے لوگ کیا کہیں گے کہ وزیر مال سے پوچھا جا رہا ہے اور وہ اسمبلی میں موجود نہیں پہلے ہی جام صاحب پر بہت سی ذمہ داریاں ہیں۔ اور ہم ان پر مزید ذمہ داری ڈال رہے ہیں۔ اس لئے آئندہ کے لئے میری درخواست ہوگی کہ جب بھی اسمبلی میں جس وزیر کا سوالات کے جوابات دینے کا دن ہو کم از کم وہ اپنے سوالات کے دن تو یہاں موجود ہوں۔ اپنے محکمہ کے بارے میں انہیں زیادہ معلوم ہوگا کیونکہ وہ ایک دو سال سے اپنے محکمہ کو چلا رہے ہیں۔

مسٹر اسپیکر :- یحیٰی جان میں آپ کی رائے سے اتفاق کرتا ہوں میں نے پہلے کئی مرتبہ وزیر اعلیٰ صاحب سے اور مو بائی کابینہ کے ممبران سے ہمیشہ درخواست کی ہے کہ وہ اسمبلی کی کارروائی کے دن حاضر رہیں یہ ان کی ڈیوٹی ہے۔ لیکن چونکہ جمالی صاحب کا لڑکا بیمار ہے اور وہ اس کے علاج کے سلسلہ میں لندن تشریف لے گئے ہیں۔ ان کی رخصت کی درخواست آئی ہے۔ ان کی

درخواست وقفہ سوالات کے بعد آپ کے سامنے منظوری کے لئے رکھی جائے گی میرے خیال میں انسان کی مجبوری ہوتی ہے ۔ وہ بیمار ہو سکتا ہے یا پھر اسے کوئی ایسا مسئلہ درپیش ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ اسمبلی میں حاضر ہونے سے قاصر ہوتا ہے ورنہ قصداً اسمبلی میں نہ آنے کی بات نہیں ہے ۔ وزیر متعلقہ اپنے لڑکے کی بیماری کی وجہ سے لندن گئے ہوئے ہیں ۔ جام صاحب بحیثیت وزیر اعلیٰ تمام محکمہ جات کے وزیر بھی ہیں وہ اگر سوالوں کے جوابات دیں گے تو زیادہ موثر ہوگا ۔

ملک محمد یوسف اچکزئی :۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ اسپیکر صاحب یہ ضروری نہیں ہے کہ جواب منسٹر دے یا پارلیمانی سیکرٹری جو اس محکمہ سے متعلق ہوتا ہے یا دس میں اسے جواب دینا چاہیے اگر اس منسٹری کا کوئی پارلیمانی سیکرٹری ہے تو میں یہ درخواست کرونگا کہ پارلیمانی سیکرٹری جواب دے نہ کہ قائد ایوان ان کے سوالات کے جوابات دیں ۔

مسٹر اسپیکر :۔ میرے خیال میں محکمہ مال کا کوئی پارلیمانی سیکرٹری نہیں ہے ۔ اگر جام صاحب سوالات کے جوابات دیں یا پارلیمانی سیکرٹری جوابات دے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ۔ اصل سوال تو یہ ہے کہ آپ کو سوالات کے صحیح جواب ملے ۔ آپ جام صاحب سے سوالوں کے جواب سن لیں اگر اس سے آپ کی تسلی ہو تو ٹھیک ورنہ پھر ا ا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر اعلیٰ :- جناب والا! یہاں پر جو اعتراضات اٹھائے گئے ہیں - ان کا میں خیر مقدم کرتا ہوں - لیکن بات یہی ہے کہ متعلقہ وزیر ملک میں موجودہ نہیں ہیں بلکہ اپنے لڑکے کا علاج کروانے ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں - لہٰذا اس وقت انہیں یہاں بلایا نہیں جاسکتا - لیکن اگر قواعد کو دیکھا جائے تو کسی منسٹر کی غیر حاضری میں چیف منسٹر اس کا عہدہ سنبھالتا ہے یا پھر کسی اور وزیر کے سپرد کرتا ہے - اور اس وقت میں وزیر مال کی حیثیت سے بھی کام کر رہا ہوں لہٰذا میری کوشش یہی ہوگی کہ معزز رکن کے سوالات جو بھی ہیں میں ان کی پوری تسلی کروانگا بلکہ نہ صرف معزز رکن کی تسلی بلکہ پورے ایوان کی تسلی کراؤں گا اگر اجازت ہو تو میں سوال کا جواب دوں -

مسٹر اسپیکر :- جام صاحب جواب دے رہے ہیں

***۷۷ میر فتح علی خان عمرانی -**

کیا وزیر آبکاری مال و محصولات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ صوبہ بلوچستان کے محکمہ آبکاری و محصولات میں براہ راست پانچ میں سے چار اکسائز انسپکٹرز کی تعیناتی سیلکشن کمیٹی کی منظوری کے بغیر اور سفارشی بنیاد پر کی گئی ہیں -

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ ۱۹۸۴ء میں جو اکسائیز انسپکٹرز کے براہ راست تعیناتی کا ترمیمی نوٹیفکیشن جاری کیا گیا ہے وہ قواعد و ضوابط کے منافی ہے

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ پاکستان کے دیگر صوبوں میں اکسائز ٹیکسیشن انسپکٹرز کی براہ راست تعیناتی کا کوئی کوٹہ مقرر نہیں ہے

وزیر اعلیٰ

(الف) انسپکٹرز کی پانچ آسامیوں میں سے دو پر تعیناتی سلیکشن کمیٹی نے کی اور تین پر براہ راست تعیناتی ہوئی۔ ان تین آسامیوں میں سے ایک پر تعینات انسپکٹر کو بوجہ نہ ہونے اسامی ملازمت فارغ کیا گیا ہے۔ یعنی اب دو انسپکٹرز براہ راست بھرتی ہوئے۔

(ب) جی نہیں جو ترمیمی نوٹیفکیشن جاری کیا گیا ہے وہ باقاعدہ گورنمنٹ سے جاری کردہ ہے اور وہ باقاعدہ قواعد وضوابط کے مطابق ہے۔

(ج) اس امر کا محکمہ ہذا کو علم نہیں ہے کہ دوسرے صوبوں میں کوٹہ مقرر ہے کہ نہیں۔ اس بارے میں اُن سے پوچھا گیا ہے جواب ملنے پر اس امر کی تصدیق ہوگی اور جواب ارسال کیا جائیگا۔

میر فتح علی عمرانی۔ (ضمنی سوال) جناب اسپیکر! مجھے اپنے سوال کا تسلی بخش جواب نہیں ملا۔ جہاں تک انہوں نے کہا ہے کہ ایک کو نکالا گیا اور تین براہ راست سلیکٹ کمیٹی نے بھرتی کئے تھے۔ جناب والا! کسی کو نہیں نکالا گیا اگر سلیکٹ کمیٹی بنائی گئی ہے تو وزیر مال نے نئی بھرتی کیوں کی۔ اس کی کیا ضرورت تھی؟

وزیر اعلیٰ ۔ جناب اسپیکر ! میں نے پہلے بھی کہا ہے اگر معزز رکن کو کس نکتہ کا صحیح جواب نہیں دیا گیا جیسا انہوں نے فرمایا کہ ان کو صحیح جواب نہیں دیا گیں تو میں ان کی پوری تسلی کراؤنگا ۔ کل ہی انشاءاللہ اس امر کی تسلی کراؤ نگا ۔

میر فتح علی عمرانی ۔ جناب اسپیکر ! گذارش یہ ہے کہ میرا یہ سوال کافی وزن رکھتا ہے لہذا اسے کمیٹی کے سپرد کیا جائے ۔ میں وہاں یہ چیز ثابت کرنے کے لئے تیار ہوں ۔

مسٹر اسپیکر ۔ کس کمیٹی کے سپرد کیا جائے ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ! مجھے اس پر اعتراض نہیں ہے لیکن سوال یہ ہے کہ جو سوال معزز رکن نے اٹھایا ہے جیساکہ میں پہلے بھی ان کی خدمت میں عرض کرچکا ہوں کہ اگر کسی بھی نکتہ پر انہوں نے محسوس کیا کہ یہ جواب غیر تسلی بخش ہے تو آپ پہلے مجھے اس کی اجازت دیں کہ میں اس کی تحقیق و تفتیش کروں اور اس کے بعد آپ کو تسلی بخش جواب دوں اس کے لیے میں محکمانہ کارروائی کرونگا ۔

سردار نثار علی ۔ جناب اسپیکر ! جیساکہ جام صاحب وزیر اعلیٰ نے فرمایا ہے کہ انسپکٹرز کی پانچ آسامیوں میں سے دو پر تعیناتی

سلیکشن کمیٹی نے کی اور تین پر براہ راست تعیناتی ہوئی ان تین آسامیوں میں سے ایک پر تغیبات انسپکٹر کو بوجہ نہ ہونے آسامی ملازمت سے فارغ کیا گیا ہے۔ یعنی اب دو انسپکٹرز براہ راست بھرتی ہوئے۔ جناب والا! اگر آسامی نہیں تھی تو اس کی تعیناتی کیسے کی گئی؟

وزیر اعلیٰ۔ جناب والا! بہت سی ایسی راز کی باتیں ہیں میں جن کی تفصیل میں جانا نہیں چاہتا ہوں کبھی کبھی یہ ہوتا ہے کسی کی تقرری کے لئے معزز رکن کہتے ہیں۔ میں نام تو نہیں لینا چاہتا لیکن یہ کہنا چاہتا ہوں عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ آسامی نہیں ہوتی لوگ ہمارے پاس آتے ہیں کہ اس کو اپائنٹ کیا جائے ہم کہتے ہیں کہ قانون اجازت نہیں دیتا آسامی نہیں ہے لیکن وہ کہتے ہیں کہ آپ وزیر بنے بیٹھے ہیں آپ کے پاس پاور نہیں یا آپ وزیر اعلیٰ ہیں لہذا آپ کس درد کی دوا ہیں بہت سی ایسی باتیں ہیں جن کی تفصیل میں نہیں جاتا تاہم میں اس معزز ایوان سے یا اپنے معزز رکن سے کوئی چیز چھپانا نہیں چاہتا اگر میرے معزز اراکین آئندہ سروس ڈسپلن چاہتے ہیں تو میرے ساتھ تعاون کیجئے اگر کوئی بے ضابطگیاں ہیں اور اگر کسی سروس قانون کو مدنظر نہیں رکھا گیا تو آئندہ کے لئے انشاءاللہ ایسے رول پیش کرنے کی نوبت ہی یہاں نہیں ہوگی۔ لہذا مجھے آپ کے تعاون کی ضرورت ہے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر !..........

میر عبدالکریم نوشیروانی۔ جناب اسپیکر! میں اس کیس سے بخوبی واقف ہوں...

مسٹر اسپیکر۔ آپ تشریف رکھیں۔ ارجن داس بگٹی صاحب آپ سب سے پہلے کھڑے ہوئے ہیں۔ ارجن داس صاحب فرمائیں۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب اسپیکر! شکریہ۔ آپکی اجازت سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر مال سے متعلق میرے آج کے سوالات نمبر ۳۶۹، ۵۶۹، اور ۹۷۰۔۔۔۔

مسٹر اسپیکر۔ ابھی آپ اس سوال کے بارے میں پوچھ سکتے ہیں جب ان سوالات کا نمبر آئے گا تو بات کریں گے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب اسپیکر! میں گزارش کرتا ہوں کہ وزیر مال کے سوالات آج کے کارروائی میں شامل نہیں تھے۔ ہمیں جو نوٹس ملا تھا اس کے مطابق آج امور داخلہ سے متعلق جوابات تھے۔ لیکن یک لخت چیلنج کر دی گئی اور وزیر مال کی کارروائی لائی گئی ہے۔ جناب والا! میں اسمبلی سیکریٹریٹ سے اور آپ سے گزارش کرتا ہوں اگر وزیر مال ملک میں نہیں تھے تو انکی کارروائی کسی اور دن کیلئے رکھی جاتی جبکہ ۹۶۳، ۹۶۵ اور ۹۶۷ کے جواب آج کی کارروائی میں بالکل نہیں ان کا نوٹس میں نے دس مئی کو دیا تھا۔

مسٹر اسپیکر۔ یہ بعد کی بات ہے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب والا! میں عرض کرونگا کہ ایسی تمام کارروائیوں پوسٹپون رکھا جائے۔

مسٹر اسپیکر :- یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے - تشریف رکھیں -

میر عبدالکریم نوشیروانی :- جناب اسپیکر ! یہ بحث چل رہی ہے لیکن میں کہنا چاہتا ہوں جب پوسٹ نہیں تھی تو ان کو اپائنٹ کیوں کیا گیا تھا - لیکن پوسٹ سینکشن تھی اس لئے تو وہ تنخواہ لے رہا تھا ضرور کسی پوسٹ کے تحت وہ تعینات تھا ضرور فنانس والوں نے منظوری دی ہو گی

مسٹر اسپیکر :- میرے خیال میں جام صاحب نے آپ کو یقین دہانی کرادی ہے - تاہم اگر - - - - - - -

وزیر اعلیٰ :- جناب اسپیکر ! میں آپ کو یقین دہانی کرانا چاہتا ہوں - میں آپ کی اور معزز اراکین کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں اگر ہم ایک ٹریڈیشن اپنے معزز ایوان میں قائم کر دیتے ہیں تو انشاءاللہ ایسے سوالات پیش کرنے کی نوبت ہی پیش نہیں آئے گی - جناب والا ! اگر کوئی ناانصافی ہوئی ہے تو میں ان کو بتلانا چاہتا ہوں کہ میں تفتیش کر کے ان کو بتاؤں گا کہ کہاں بے انصافی ہوئی اور اس کی کیا وجہ ہے - لیکن جیسا میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ اس کے لئے ہمیں معزز اراکین کے تعاون کی ضرورت ہے اور اگر ہم ریگولیشن (ریستر) ناہ ...... (Rashes) قائم کرنے کی ضرورت ہے - اور احتساب قائم کے لئے ہم تعاون کا جذبہ پیدا کریں انشاءاللہ اس سے پورے صوبے کا فائدہ ہوگا -

مسٹر اسپیکر :- جام صاحب تاہم اگر ہم اسے سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیں تو اس میں کیا حرج ہے ؟ ایسی کون سی بات ہے ؟

وزیر اعلیٰ:۔ جناب والا اس میں کون سا ایسا نکتہ یا ایسی چیز رہ گئی ہے؟ تمام چیزیں معزز اراکین کو بتا دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ معزز اراکین کا تعلق مسلم لیگ سے ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ مسلم لیگ کے وزیر بھی ہیں اور کوئی وزیر بھی اپنی طرف سے ایسا کوئی اقدام نہیں کرے گا جب تک کہ اسے کچھ کہا گیا ہو ایسی باتیں ہیں جناب والا! لہٰذا میں عرض کروں گا کہ مجھے موقع دیا جائے۔ محرک نے جو سوال پیش کیا ہے اس کی صحیح تصویر میں ان کے سامنے پیش کر سکوں۔ اگر اس کے بعد بھی معزز محرک مصر ہوں گے تو بے شک آپ یہ سوال سیلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

میر فتح علی عمرانی:۔ جناب اسپیکر! جام صاحب کی یقین دہانی کے بعد میں مطمئن ہوں شکریہ۔

مسٹر اسپیکر۔ اگلا سوال بھی میر فتح علی عمرانی صاحب کا ہے۔

٨٨٣٭ میر فتح علی خان عمرانی:۔ کیا وزیر مال ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اندرون پٹ فیڈر انتقال اراضیات پر پابندی عائد کی گئی ہے

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اسکی کیا وجوہات ہیں اور اس پابندی کو کب تک اٹھایا جائے گا۔ تفصیل دی جائے۔

وزیر اعلیٰ:۔

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ اندرون پٹ فیڈر انتقال اراضیات پر ایک مقررہ مدت تک کے لئے پابندی ہے۔

(ب) مارشل لاء ریگولیشن ۱۱۷ کے پیراگراف نمبر ۸ کے تحت تاریخ اجراء حکم جس کے تحت کسی شخص کو یہ اراضی دی گئی ہو ہے انتقال اراضی پر ۱۵ پندرہ سال یا زمین کی قیمت کی آخری قسط کی ادائیگی کے چھ ۶ ماہ بعد تک جو تاریخ بھی بعد میں پڑتی ہو یہ پابندی عائد ہے۔ بعد پر یہ پابندی باقی نہیں رہتی یہ پابندی ریفارمز کے روح کے عین مطابق ہے۔

میر فتح علی عمرانی:- جناب والا! کل جو مجھے ایجنڈا ملا ہے اس میں لکھا ہوا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا اور یہ سوال میں نے اسمبلی سیکریٹریٹ کو ۸۱-۴-۱۴ کو بھجا تھا جس کی نقل میرے پاس موجود ہے یہ ڈیڑھ ماہ میں جواب نہیں دے سکے ہیں تو اب کیا جواب دیں گے ؟ مگر آج کسی نے ان کو گلابی اردو میں لکھ کر دے دیا ہے جو وہ پڑھ رہے ہیں۔

جناب والا! مارشل لاء ریگولیشن ۱۹۷۲ء میں جاری ہوا تھا لیکن پتہ نہیں چل رہا ہے کہ یہ کب سے لاگو ہے اور شروع ہے اگر اس کو ۱۹۷۲ء سے گنا جائے تو پندرہ سال پورے ہونے والے ہیں میں نے جون ۱۹۸۰ء میں ایک سوال پوچھا تھا تو اس میں لکھا تھا کہ پندرہ سال پورے ہونے پر انتقال اراضی ہو جائے گا۔ یہ پندرہ سال کب سے گنیں گے ؟

وزیر اعلیٰ:- جناب والا! اس کے متعلق میں یہ عرض کرونگا اور میرے معزز رکن کو بھی معلوم ہے کہ یہ مارشل لاء حکومت میں ریگولیشن عائد ہوئے تھے۔ اور ان مارشل لاء ریگولیشن میں نہ مرکزی حکومت کو اور نہ ہی صوبائی حکومت کو کسی قسم کی ترمیم کرنے کا حق ہے۔ اس سلسلے میں میں جیسا کہ معزز رکن کو بھی علم ہے کہ جب تک آئین کی دفعات میں ترمیم نہ کی جائے تو ان ریگولیشن کو ختم نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن ان ریگولیشن کو حکومت نے تحفظ دے دیا ہے اور جب تک آئین میں اس کی ترمیم نہیں کر دی جاتی ہے

میں سمجھتا ہوں نہ صوبائی حکومت اس میں ترمیم کر سکتی ہے اور نہ اس متعلق کوئی جواب دے سکتی ہے اور یہ ۱۹۷۲ء سے مارشل لاء ریگولیشن نمبر ۱۱۵ نافذ ہے۔ اور اس کو اب پندرہ سال گزر گئے ہیں اگر رقم ادا کی گئی ہے تو انتقال ہو سکتا ہے ۱۹۷۲ء میں لینڈ ریفارم ریگولیشن جاری ہوا تھا۔ اور پندرہ سال گزر گئے ہیں اگر اس حکم کے تحت پیسے جمع کئے ہیں تو انتقال میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔

میر نبی بخش خان کھوسہ:- جناب والا! یہ پندرہ سال کی شرط الاٹی سے متعلق ہے اور جو رقم جمع کرتے والے ہیں وہ مالک ہیں یہ جو الاٹی ہیں اگر وہ پیسے دے دیں تو ان کو زمین الاٹ ہو جائے گی جب زمین الاٹ ہو جائے گی تو وہ بنک سے قرضہ جات حاصل کر سکتے ہیں یا وہ اپنی زمینوں کو درست کر سکیں گے۔ اب جبکہ ان کو زمین الاٹ نہیں ہے تو ان کو بنک سے نہ قرضہ ملتا ہے نہ وہ زمینوں کو درست کر سکتے ہیں یہ ریگولیشن صرف الاٹی کے لئے ہے اور مالک زمین کے لئے یہ فیصلہ ہے کہ وہ جس وقت بھی پیسے ادا کرے اس وقت انتقال ہو گا پھر وہ اپنی زمین فروخت کر سکتا ہے قرضہ حاصل کر سکتا ہے معاملہ یہ ہے۔

وزیر اعلیٰ:- اس سلسلے میں یہ کہوں گا کہ جو کچھ مارشل لاء ریگولیشن میں ہے خواہ وہ مالک ہے یا الاٹی ہے۔ اگر آپ مارشل لاء کے ریگولیشن پر عمل کریں تو فوری طور پر انتقال ہو جائے گا۔

میر فتح علی خان عمرانی:- جناب والا! اگر کوئی شخص یک مشت پیسے جمع کرے تو کیا انتقال ہو سکتا ہے یا نہیں ہو سکتا ہے؟

وزیر اعلیٰ:- میں ان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں آپ اس سلسلے میں ایک فریش نوٹس دیں تاکہ میں اس ریگولیشن کا مطالعہ کروں کہ اس میں یہ شرط موجود ہے کہ آیا کوئی شخص یک مشت

پیسے جمع کرتا ہے تو اس کو زمین الاٹ ہو سکتی ہے یا نہیں ہو سکتی ہے آپ اس کے لئے فریش نوٹس دیں۔

***۸۹۸ میر فتح علی خان عمرانی**:۔ کیا وزیر کھیل و ثقافت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کھیلوں کے فروغ کے لئے ہر ضلع کو کتنی رقم فراہم کی جاتی ہے۔

(ب) ضلع تمبو اور جعفر آباد کو فراہم کردہ رقم کی تفصیل دی جاوے اور کس جگہ کتنی رقم خرچ کی گئی ہے

وزیر اعلیٰ:۔

(الف) حکومت بلوچستان کی سے کھیلوں کی ترقی اور فروغ کے لیئے مالی سال ۸۸۔۱۹۸۷ کے لئے پچیس (۲۵) لاکھ روپے کی گرانٹ دی گئی تھی جس کی ضلع وار تقسیم ہوگئی ہے۔تفصیل ذیل ہے۔

(ب) سابقہ ضلع نصیر آباد کے لئے جو رقم مختص کی گئی تھی۔ وہ کمشنر نصیر آباد کے ہدایت کے مطابق ضلع تمبو اور ضلع جعفر آباد کو بالترتیب ۳۱۔۱۵۱۳۵۱ر۱۰ روپے اور ۳۱۔۱۵۱۳۵۱ر۱۰ روپے دیئے گئے۔

مندرجہ بالا گرانٹ کے علاوہ بلوچستان کنٹرول بورڈ نے اپنے فنڈ سے مالی سال ۸۷۔۱۹۸۶ میں چیئرمین میونسپل کمیٹی اوستہ محمد کو پچاس ہزار روپے کی گرانٹ برائے فٹ بال ٹورنامنٹ اور ۳۲ ہزار روپے بطور مالی امداد برائے اسپورٹس مین ادا کی رواں مالی سال کے دوران (۸۸۔۱۹۸۷) ۱۲ ہزار روپے بطور مالی امداد برائے کھلاڑیاں بلوچستان سپورٹس کنٹرول بورڈ نے ادا کی ہے۔

بلوچستان کے اضلاع میں کھیلوں کی ترقی و ترویج کیلئے خصوصی گرانٹ برائے سال ۸۸۔۱۹۸۷ء

۱ر	کوئٹہ	۵ر۵۹ر۱۸۳۔۷۴
۲ر	پشین	۱ر۸۸ر۲۶۸۔۳۷

۱	۲	۳
۳-	لورالائی	۱،۷۵،۷۹۴-۱۲
۴-	ژوب	۱،۴۳،۹۰۹-۶۲
۵-	چاغی	۶۷،۶۷۸-۲۵
۶-	سبی	۹۳،۳۳۴-۱۲
۷-	تمبو	۱،۰۱،۳۵۱-۳۱
۸-	جعفرآباد	۱،۰۱،۳۵۱-۳۱
۹-	کوہلو	۲۸،۵۹۱-۳۷
۱۰-	ڈیرہ بگٹی	۴۴،۸۳۷-۹۹
۱۱-	کچھی	۱،۷۴،۳۸۹-۵۰
۱۲-	قلات	۱،۴۶،۰۳۶-۸۷
۱۳-	خضدار	۱،۶۶،۱۶۳-۱۲
۱۴-	خاران	۵۲،۹۲۴-۲۵
۱۵-	لسبیلہ	۹۹،۵۲۷-۵۰
۱۶-	تربت	۱،۸۲،۲۸۱-۱۲
۱۷-	پنجگور	۹۰،۱۳۰-۰۰
۱۸-	گوادر	۸۶،۲۴۵-۲۵
	ٹوٹل	۲۴،۹۹،۹۹۷-۳۱

وزیر اعلیٰ :- جناب والا! آخر میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ جب سے یہ موجودہ حکومت قائم ہوئی ہے۔ یہ مسلم لیگ کی پہلی حکومت ہے کہ جس نے بلوچستان میں کھیلوں اور ثقافت پر توجہ دی ہے اور اس سلسلے میں ترقی ہو رہی ہے۔

میر فتح علی خان عمرانی :- جناب والا! میں نے صرف اپنے علاقے کے متعلق رقم کی تفصیل پوچھی ہے کہ یہ رقم کس جگہ وہاں خرچ ہوئی ہے یہ تو نہیں بتایا گیا ہے۔

مسٹر اسپیکر :- جام صاحب ان کا کہنا ہے کہ سوال کا جواب صحیح نہیں دیا گیا ہے کیونکہ انہوں نے پوچھا ہے کہ رقم کی تفصیل بتائی جائے کہ خرچ کہاں ہوئی ہے۔ صرف ضلع تمبو اور جعفر آباد کے متعلق بتایا جائے۔

وزیر اعلیٰ :- میں نے تفصیل بتا دی ہے اگر وہ مزید کچھ پوچھنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے فریش نوٹس دیں۔ تاکہ میں ان کو تفصیل بتا سکوں کہ وہاں بجری بچھانے پر گھاس لگانے پر یا رولر وغیرہ پھیرنے پر کتنا خرچ ہوا ہے۔ اگر مزید تفصیل چاہیئے تو وہ فریش نوٹس دیں میں بتا دونگا۔ اس جواب میں واضح ہے کہ ضلع نصیر آباد کے لئے جو رقم رکھی گئی ہے اس کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ اور وہ وہاں خرچ ہوئی ہے۔

میر فتح علی خان عمرانی :- جناب والا! میں نے رقم خرچ کرنے کی تفصیل پوچھی ہے کہ تمبو اور جعفر آباد میں کس جگہ پر خرچ ہوئی ہے۔ ہم نے وہاں رقم کو خرچ ہوتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

مسٹر اسپیکر :- میں جام صاحب اور دیگر محکموں کے سربراہوں سے کہوں گا کہ جب ان کے پاس

سوال چلا جاتا ہے تو اس کے متعلق صحیح جواب دیا کریں۔ جام صاحب سے بھی کہوں گا کہ وہ اپنے محکمے سے بھی پوچھیں کہ اس سوال کا جواب صحیح کیوں نہیں دیا گیا ہے۔

وزیراعلیٰ:- میں معزز ممبر کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہر ضلع میں کھیلوں پر خرچ ہوتا ہے اور کھیلوں کے لئے سٹیڈیم بھی ہونا چاہئیں۔ لہٰذا یہ رقم خرچ کی گئی ہوگی اور اسمبلی کے معزز ممبر نے سفارش کی ہوگی۔

میر فتح علی خان عمرانی:- جناب والا! میں نے کوئی سفارش نہیں کی ہے۔ کھیلوں کے جمالی صاحب خود وزیر ہیں اور اس نے صرف اوستہ محمد میں ٹورنامنٹ کے لئے پچیس ہزار روپے دیئے ہیں اس میں ڈیرہ مراد جمالی اور ڈیرہ اللہ یار شامل ہیں۔

جناب والا! معزز ممبران نے کس جگہ کی سفارش نہیں کی جہاں تک خرچ کرنے کا تعلق ہے کیونکہ عبدالنبی جمالی وزیر مال ہیں انہوں نے صرف ۲۵ ہزار روپیہ اوستہ محمد ٹاؤن کے لئے دیئے ہیں۔ جو کہ ٹورنامنٹ کے لئے ہیں اس میں ڈیرہ مراد جمالی ہے نصیر آباد ہے لعویں کیا بتاؤں اصول تو یہی ہے۔

مسٹر اسپیکر:- وہاں پر شاید کھیلنے والے زیادہ ہوں۔

وزیراعلیٰ:- جناب والا! میں نہیں سمجھ سکا کہ معزز ممبر کے سوال پیش کرنے کا مقصد کیا ہے۔

مسٹر اسپیکر:- جام صاحب آپ جواب پڑھ لیں۔

وزیراعلیٰ:- جناب والا! میں پڑھ چکا ہوں انہوں نے جو ضمنی سوال کیا ہے اسے میں ابھی تک نہیں سمجھ سکا ہوں۔ کہ ان کا سوال کرنے کا مقصد کیا ہے۔

مسٹر اسپیکر :- اس سوال سے ان کا مقصد یہ ہے کہ ان پیسوں سے اسپورٹس کیلئے جو کام کرایا گیا ہے کیا وہ کام وہاں وجود رکھتے ہیں یا نہیں ۔

وزیر اعلیٰ :- جناب والا میں ان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اگر ہمارے معزز ممبر یہ سمجھتے ہیں کہ صرف پیسے کا لفظ آیا ہے ۔ کام نہیں ہوا ہے تو مجھے بتلائیں کہ کام نہیں ہوا ہے تو میں اس کی پوری تحقیقات کرونگا ۔

میر فتح علی عمرانی :- جناب والا میں ضلع تمبو سے تعلق رکھتا ہوں میں نے کسی کو وہاں کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا نہ ہی اور اس کا ہمیں علم ہے ۔ جہاں تک اوستہ محمد کا تعلق ہے اور ۲۵ لاکھ روپیہ کا تو وہ وزیر مال کا اپنا حلقہ انتخاب ہے وہ صرف نصیر آباد کا منسٹر ہے بلوچستان کا نہیں ۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ انصاف ہونا چاہیے ۔

وزیر اعلیٰ :- جناب والا یہ ثقافت ہے ۔ ایک آدمی کرکٹ کھیلنا نہیں چاہتا اور ہم اسے کھلائیں ۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ بلوچستان میں بہت سے ایسے علاقے ہیں جہاں پر کرکٹ نہیں کھیلی جاتی ۔ وہاں لوگ فٹ بال پسند کرتے ہیں ۔ یا دوسری گیم پسند کرتے ہیں ایسی بات نہیں ہے کہ آپ کپڑے کو ایک گز سے ناپیں وہاں جو بھی رقم دی گئی ہے وہ ڈپٹی کمشنروں کی تحویل میں دی گئی ہے ۔ اور وہاں ایک اسپورٹس کمیٹی قائم کی گئی ہے ۔ اسی اسپورٹس کمیٹی کے توسط سے یہ اخراجات ہوتے ہیں ۔ اگر ہمارے معزز رکن کو کہیں بھی شک وشبہ ہے کہ ان رقومات کا صحیح تصرف نہیں کیا گیا ۔ تو میں فوری طور پر انسپیکشن ٹیم کو بھیجونگا تاکہ وہ وہاں جائیں اور کام دیکھیں ۔ اس طرح اگر کہیں بھی کوئی خامی پائی گئی اور اس میں کوئی خردبرد ہوا ہے تو ایسے تمام متعلقہ افسران کا محاسبہ کیا جائے گا ۔

مسٹر اسپیکر:۔ اگلا سوال

۹۱۰ میر فتح علی خان عمرانی:۔ کیا وزیر کھیل و ثقافت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ کیا سبی، خضدار اور قلات میں اسٹیڈیم تعمیر کرنے کا منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو ان منصوبوں کے لئے کتنی رقم فراہم کر دی گئی ہے۔ تفصیل دی جائے۔

وزیر اعلیٰ:۔ سبی، خضدار اور قلات میں حکومت نے اسٹیڈیم تعمیر کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ جسکے لئے مبلغ ڈیڑھ کروڑ روپیہ بشرح ۵۰ لاکھ روپیہ فی اسٹیڈیم فراہم کی گئی ہے یہ اسٹیڈیم محکمہ تعمیرات۔ حکومت بلوچستان کے زیر نگرانی تعمیر کیے جا رہے ہیں۔

وزیر اعلیٰ:۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم جناب والا!

مسٹر اسپیکر:۔ جام صاحب آپ بسم اللہ بہت پڑھ رہے ہیں کیا بات ہے۔

وزیر اعلیٰ:۔ جناب اس سوال کی مزید تفصیل یہ ہے کہ اسٹیڈیم تربت قلات اور سبی میں بھی اسٹیڈیم بنائے جا رہے ہیں۔

آغا عبدالظاہر:۔ (ضمنی سوال) جناب والا! میں وزیر اعلیٰ صاحب سے تو نہیں کہنا چاہتا لیکن مجھے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ سارا محکمہ غلط بیانی سے کام لیتا ہے۔ مجھے جام صاحب یہ بتائیں

کہ خضدار میں اسٹیڈیم کہاں بن رہا ہے ۔؟ اور اس میں کہاں پچاس لاکھ روپیہ خرچ ہو رہے ہیں ؟ میں نے اپنے فنڈز سے پانچ لاکھ روپے اسٹیڈیم کے لیئے دیئے تھے اس پر کام ہو رہا ہے آج تک خضدار میں کہیں بھی کوئی اسٹیڈیم نہیں بن رہا ہے ۔

وزیر اعلیٰ :۔ جناب والا ! کہیں پر یہ نہیں کہا گیا کہ خضدار میں نہیں ہو رہا ہے ۔

آغا عبدالظاہر :۔ جناب والا ! آپ اپنا جواب پڑھیں اس میں کہا گیا ہے کہ سبی خضدار اور قلات میں حکومت نے اسٹیڈیم بنانے کے لئے پچاس پچاس لاکھ روپے دیئے ہیں ۔

وزیر اعلیٰ :۔ جناب والا ! لفظ خضدار یہاں ایسے ہی لکھا گیا ہے ۔ صحیح تفصیل اس کی یہ ہے کہ تربت ، خضدار ، سبی اور قلات میں بنائے جا رہے ہیں ۔

مسٹر اسپیکر :۔ اگر اسٹیڈیم تربت ، سبی اور قلات میں ہیں تو محکمہ کو صحیح جواب دینا چاہیئے ۔

پرنس محی الدین جان بلوچ :۔ جناب والا ! میں قلات کا ایم پی اے ہوں جہاں تک قلات کا تعلق ہے وہاں پر ایک روپے کا بھی کام نہیں ہوا ۔ یہ بات ہم چیخ چیخ کر دو سالوں سے کہہ رہے ہیں ۔ لیکن ابھی میں نے سنا ہے وہاں کچھ کام ہو رہا ہے ۔ جام صاحب انہیں ہدایت دے دیں اور اسے اپنے نگرانی میں بنوائیں ۔ پچھلے سال وہ وہاں آئے تھے اور جلسہ عام سے خطاب بھی کیا تھا ۔ عبدالنبی جمالی بھی

ان کے ساتھ تھے انہوں نے کہا تھا کہ دو تین ماہ میں کام ہو جائے گا۔ میرے خیال میں وہ فنڈز مہیا کریں۔ لیکن ہماری سفارش یہ ہے کہ اس کی تعمیر ذرا جلدی ہو جائے۔ اور زیادہ ٹائم نہ لیں۔ اور ایسا بھی نہ ہو جیسے آغا صاحب کا کہ خضدار کو کاٹ کر تربت دے دیا۔ ان کا قصور بھی نہیں تھا۔ اس طرح شاید وہ مسلم لیگ میں جلد آجائیں۔

وزیراعلیٰ:۔ جناب والا! اس کے لئے میں معزز رکن کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ میں ان ایام کو ان میں کسی چھٹی کے دوران ہی وہاں کا دورہ کرونگا اور کام کی رفتار کا خود جائزہ لونگا۔ اور میں انہیں یہ بھی یقین دلانا چاہتا ہوں کہ کام ان کی تسلی کے مطابق ہوگا۔ اور میں انکی خدمت میں بھی یہ عرض کرونگا کہ وہ خود بھی دلچسپی لیں اور وہاں جا کر خود بھی جائزہ لیں۔ کہ وہ آیا اس پر کام ہو رہا ہے یا نہیں۔

مسٹر اسپیکر:۔ اگلا سوال

۹۴۷ میر عبدالکریم نوشیروانی:۔

کیا وزیر مال از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اگست ۱۹۸۶ء میں شدید بارشوں کی وجہ سے صوبہ کے مختلف اضلاع میں عوام کی املاک مال مویشی اور فصلات کو کافی نقصان پہنچا تھا۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے متاثرین کی مالی امداد کا وعدہ کیا تھا۔

(ج) اگر جزو ب کا جواب اثبات میں ہے تو کن کن اضلاع کو کسقدر امدادی رقم دی گئی ہے نیز متاثرین میں تقسیم کی گئی رقوم کی ضلع وار تفصیل بھی دی جائے۔

جواب موصول نہیں ہوا

مسٹر اسپیکر :- جام صاحب اس کا جواب موصول نہیں ہوا ہے ۔

وزیر اعلیٰ :- جناب والا ! آپ نے پہلے کہا تھا کہ پارلیمانی سکریٹری کبھی جواب نہیں دیتے ۔ لیکن یہ بھی جمہوری روایت ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری یہاں سوال بھی پوچھ رہے ہیں

میر عبدالکریم نوشیروانی :- جناب اسپیکر ! میں جام صاحب سے بحیثیت وزیر اعلیٰ کے سوال نہیں پوچھ رہا بلکہ وہ آج وزیر مال کی طرف سے جواب دے رہے ہیں اس لیئے میں ان سے پوچھ رہا ہوں میں نے سوال وزیر مال سے کیا تھا ۔ لیکن ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ سوال کے نیچے لکھا ہوا ہے "جواب موصول نہیں ہوا "۔

وزیر اعلیٰ :- جناب اسپیکر ! اس کا علم معزز رکن کو بھی ہوگا کہ جس قدر متاثرہ اور قحط زدہ علاقے ہیں جہاں امداد دی گئی تھی اور رجود قومات تقسیم کی گئی ہیں جیسا کہ معزز پارلیمانی سکریٹری اور میرے معزز رکن نے پوچھا ہے کہ ۔ کیا یہ درست ہے کہ اگست ۱۹۸۶ء شدید بارشوں کی وجہ سے صوبہ کے مختلف اضلاع میں عوام کی املاک مال مویشی اور فصلات کو کافی نقصان پہنچا تھا اور کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے متاثرین کی مالی امداد کا وعدہ کیا تھا ؟ نیز کن کن اضلاع کو کس قدر امدادی رقم دی گئی ؟ جناب والا ! میں ان کو تفصیل بتلاتا ہوں ۔

مسٹر اسپیکر :- اس کا جواب ابھی ابھی آپ کو دیا گیا ہے ۔ یہاں نہیں ۔

وزیر اعلیٰ :- جی میں اس کی تفصیل بتاتا ہوں ۔

میر فتح علی عمرانی:- (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر! ہمیں اس سوال کا جواب نہیں ملا ہے۔ جام صاحب کہاں سے پڑھ رہے ہیں؟

مسٹر اسپیکر:- شاید جام صاحب کو بھی فرشتے جواب دے رہے ہیں۔ جام صاحب اس کا جواب اگلی باری (نیکسٹ ٹرن) آنے پہ دیا جائے۔

وزیر اعلیٰ:- جناب والا! مگر میرے پاس تو جواب موجود ہے۔ تاہم جوں ہی کسی سوال کا جواب موصول ہو جائے ایوان میں دیا جا سکتا ہے۔ اس لئے میں ایوان کی اطلاع کیلئے بتلاتا ہوں۔ جناب والا! کوئٹہ کے لئے چار لاکھ سات ہزار دو سو روپے، مکران کے لئے چار لاکھ روپے قلات کے لئے پانچ لاکھ ستره ہزار روپے۔ ملے ہیں ------

مسٹر اسپیکر:- جام صاحب اگلی ٹرن پہ آپ اس کا جواب دینگے۔

وزیر اعلیٰ:- ٹھیک ہے جناب والا! اگر ان کی یہی منشائ ہے تو ہم انشاءاللہ اگلی باری آنے پر جواب دیں گے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی:- تھینک یو۔

پرنس یحییٰ جان بلوچ:- جناب اسپیکر! یہاں لکھا ہوا ہے۔ جواب موصول نہیں

ہوا ۔ لیکن میں یہاں دیکھ رہا ہوں کہ کمشنر صاحبان جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور چاروں طرف سے جام صاحب کو بلیڈ کر رہے ہیں لیکن آئندہ کے لئے انکو چاہیے کہ پہلے سے تیار کیا کریں ۔ تاکہ ہم اسمبلی ممبران کے سامنے کچھ تو پتا ہوا ہو ۔ اگر ہم اسمبلی ممبر نہیں اور ہم میں کوئی دم ہے تو یہ ہمارا حق ہے کہ ہمیں جواب وقت پہ ملے ۔ اور آج تو اچھا ہے کہ وفاقی منسٹر صاحب بھی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور ایوان کی کاروائی دیکھ رہے ہیں کہ بلوچستان اسمبلی میں کیسی کاروائی ہوتی ہے ۔ وہ مہربانی فرماکر جو بھٹو صاحب کی خدمت میں یہ بھی عرض کر دیں شکریہ ۔

مسٹر اسپیکر :۔ میں نے جام صاحب کی خدمت میں پہلے بھی عرض کیا ہے تاہم میں امید کرتا ہوں کہ وہ آئندہ پورا تفصیلی جواب دیا کریں ۔ لیکن میرے خیال میں اسمبلی کاروائی سے متعلق آپ ان سے بات کرلیں یہ تو اسمبلی ممبران کا کام ہے ۔ اس کے ساتھ ہی میں جام صاحب سے کہونگا کہ آئندہ پورا تفصیلی جواب اسمبلی میں آنا چاہیے ۔ اور معزز وزیر اپنے محکموں کو ہدایت کریں کہ وہ وقت پر جواب ارسال کریں ۔ اور اگر کوئی محکمہ مکمل جواب کے ساتھ نہیں آئے گا تو ہم اس کے خلاف اسمبلی قواعد و انضباط کار کے تحت کاروائی کرینگے ۔

مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ :۔ جناب اسپیکر ! آپ نے پہلے بھی کئی مرتبہ محکموں کو ہدایت کی ہے کہ سوالات کے جواب وقت پر بھیجا کریں لیکن وہی سلسلہ اب تک چل رہا ہے میرے خیال میں ان کو پھر تنبیہہ کی جائے کہ آئندہ ایوان کی ٹیبل پر سوالات کے جوابات ہونے چاہیں ۔

مسٹر اسپیکر :۔ تاہم اگر کسی معزز رکن کو اپنے سوال کا جواب نہیں ملتا تو وہ قواعد کے

تحت تحریک استحقاق پیش کر سکتا ہے اور اس طرح محکمہ کو مجبور کیا جا سکتا ہے کہ وہ وقت پہ اور مکمل جواب بھیجے ۔ لہٰذا آپ لوگ بھی براہ مہربانی اسمبلی کے رولز اور ریگولیشنز پڑھیں اور ان کے مطابق اپنی کارکردگی دکھائیں ۔
اب اگلا سوال دریافت کیا جائے ۔

مسٹر اسپیکر :- اگلا سوال دریافت کریں ۔

۹۲۳* میر فتح علی خان عمرانی

کیا وزیر مال از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نصیر آباد ڈویژن خصوصاً ضلع کچھی کو قحط زدہ قرار دیا گیا تھا ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے ۔ تو مذکورہ ڈویژن کے لئے کیا امداد فراہم کی گئی ہے ۔ ضلع وار تفصیل دی جائے ۔

وزیر اعلیٰ :-

(الف) جہاں تک نصیر آباد ڈویژن خصوصاً ضلع کچھی کو قحط زدہ قرار دینے کا تعلق ہے اس سلسلہ میں عرض ہے کہ ان کو قحط زدہ علاقہ قرار نہیں دیا گیا تھا ۔

(ب) تاہم نصیر آباد ڈویژن کو مبلغ (۷ - ۵۵) سات لاکھ پچپن ہزار روپیہ ریلیف فنڈ سے ان اضلاع کے لئے مندرجہ ذیل تناسب سے دیئے گئے تھے ۔

۱۔ کچھی ۵۰ ۔۳ (تین لاکھ پچاس ہزار) روپیہ
۲۔ تمبو ۰۰ ۔۲ (دو لاکھ) روپیہ
۳۔ نصیر آباد/جعفر آباد ۵ ۔۲ (دو لاکھ پانچ ہزار) روپیہ

کل رقم ۔/۵۵۰۰۰ ۷ (سات لاکھ پچپن ہزار) روپیہ

وزیر اعلیٰ:۔ جناب اسپیکر! اس کے ساتھ میں یہ وضاحت کرونگا کہ کچھی میں جو رقم دی گئی تھی اس کے بعد بھی رقم دی گئی ہے ۔ جس کی تفصیل میں بعد میں آپ کو معلوم کر کے بتاؤنگا ۔

جناب والا! میں ایک وضاحت اور کرنا چاہونگا کہ بلوچستان میں قحط سالی اپنے عروج پر ہے ۔ جو رقم اس مقصد کے لئے دی گئی ہے ۔ وہ ناکافی ہے ۔ جب میں اسلام آباد گیا تھا تو میں نے جونیجو صاحب سے عرض کیا تھا ۔ یہ ان کی بڑی مہربانی ہے کہ انہوں نے قحط زدہ علاقوں کے لئے دیا ہے ۔ وہ رقومات ابھی تک صرف نہیں ہوئیں ہیں ۔ کیونکہ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ وہ یہ رقم پہلے تقسیم کریں جبکہ وہ کہتے ہیں کہ اس رقم کو ہم تقسیم نہیں کر سکتے ہیں ۔ لہذا میں نے جونیجو صاحب سے کہا تھا کہ ان قحط زدہ علاقوں میں کچھی اور ہمارا خضدار کا علاقہ بھی شامل ہے اس کے علاوہ بلوچستان کے بہت سے علاقے شامل ہیں ۔ اس کے لئے میں نے ان سے استدعا کی ہے ۔ اور جونیجو صاحب سے مجھے پوری امید ہے وہ اس پر غور فرمائیں گے ۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ یہاں پر ہمارے فیڈرل منسٹر جناب اقبال احمد خان صاحب بھی تشریف رکھتے ہیں ۔ اور میری بات سن رہے ہیں ۔ مجھے امید ہے کہ اس سلسلے میں ان کا بھی تعاون ہمارے ساتھ رہے گا ۔

مسٹر اسپیکر — اگلا سوال میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب کا ہے ۔

٭۱۰۸ میر عبدالکریم نوشیروانی ۔

کیا وزیر مال وٹرانسپورٹ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بلوچستان کے سوا ملک کے باقی تمام صوبہ جات میں طالب علموں کو بسوں کے کرایوں میں خصوصی رعایت حاصل ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو بلوچستان کے طالب علم مذکورہ رعایت سے محروم ہونے کی وجوہات کیا ہیں تفصیل سے آگاہ کریں ۔

وزیر اعلیٰ

صوبہ بلوچستان میں بھی باقی تمام صوبوں کی طرح تمام تعلیمی اداروں بشمول دینی مدارس کے طالب علموں کو کرایہ میں ۵۰ ٪ رعایت دی جا رہی ہے ۔ اور اس ضمن میں احکامات جاری کئے گئے ہیں ۔ اور صوبہ کے تمام سکریٹری ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹیز کو احکامات بھجوائے گئے ہیں کہ صوبہ کے تمام ٹرانسپورٹروں کو پابند کیا جائے کہ جس طالب علم کے پاس اس کے تعلیمی ادارے کا شناختی کارڈ موجود ہو تو اس کے کرایہ میں ۵۰ ٪ کی رعایت دی جائے ۔

میر عبدالکریم نوشیروانی ۔ جناب اسپیکر ! ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ملک میں اگر ایک آرڈیننس جاری کیا جاتا ہے تو اس پر عملدرآمد کیوں نہیں ہوتا ؟ اس میں دیر کیوں لگتی ہے ؟ خاران کے غریب طلباء کو وہاں سے کوئٹہ آنا جانا پڑتا ہے لیکن کئی مرتبہ بس والے

ڈیمانڈ کرتے ہیں کہ پورا کرایہ دو انہوں نے کارڈ دکھائے بھائی ہم اسٹوڈنٹ ہیں لیکن وہ نہیں مانتے ۔ جناب والا ! وہاں کے ایڈمنسٹریٹر ہیں ڈی سی ہیں اور کمشنر ہیں وہ اس کی پابندی کروائیں ۔ جو طلباء سفر کرتے ہیں ان کو کرایہ میں سرکاری ہدایت کے مطابق رعایت کا حق دیا جائے ۔

ملک محمد یوسف اچکزئی :- جناب اسپیکر ! یہاں بلوچستان میں تقریباً کافی عرصہ سے تمام طلباء کو پچاس فیصد رعایت دی جاتی ہے اس میں نئے احکامات جاری کرنے کی ضرورت نہیں ۔۔

مسٹر اسپیکر :- ملک صاحب بھی خود ٹرانسپورٹر ہیں ۔۔

ملک محمد یوسف اچکزئی :- جناب والا ! دوسری بات یہ ہے کہ جیسے معزز رکن نے کہا کہ طلباء نے کارڈ دکھایا اور ان کو رعایت نہیں دی گئی تو اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ بعض اوقات آپ ڈیوٹی پہ جا رہے ہوتے ہیں یا اگر کالج یا یونیورسٹی جا رہے ہوتے ہیں اس وقت تو آپ کو یہ حق حاصل ہے لیکن ایسا تو نہیں کہ آپ شادی بیاہ پہ اگر جا رہے ہوں تو پھر بھی آپ کو پچاس فیصد رعایت دی جائے ۔ آپ ذرہ یہ آرڈیننس پڑھیں تو واضح ہو جائے گا ۔

میر عبدالکریم نوشیروانی :- جناب اسپیکر ! میں جام صاحب سے سوال پوچھ رہا ہوں سابقہ منسٹر صاحب سے نہیں پوچھ رہا ۔

مسٹر اسپیکر:- نوشیروانی صاحب آپ بیٹھ جائیں ....

ملک محمد یوسف اچکزئی:- جناب والا! چونکہ میں ایک ایم پی اے ہوں۔ لہذا یہ میرا حق ہے کہ میں بات کروں۔ مجھے متعلقہ آرڈیننس کے بارے میں علم بھی ہے۔ اس لئے میں بتا رہا ہوں۔ مجھے افسوس ہے فیڈرل منسٹر یہاں بیٹھے ہوئے ایوان کی کاروائی دیکھ رہے ہیں کہ پارلیمانی سکریٹری صاحب بھی سوال کر رہے ہیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی:- جناب والا! یہ میرا بنیادی حق ہے اور جمہوریت کا اس سے بڑھ کر اور کون سا واضح ثبوت ہو سکتا ہے کہ پارلیمانی سکریٹری بھی سوال کرتا ہے۔ لہذا سابقہ منسٹر صاحب بیٹھ جائیں۔

مسٹر اسپیکر:- نوشیروانی صاحب آپ بھی تشریف رکھیں۔
اگلا سوال بھی آپ ہی کا ہے۔

نمبر ۸۰۲ میر عبدالکریم نوشیروانی۔

کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ملک کے دیگر صوبوں میں پرائیویٹ بسوں اور ویگنوں کے ساتھ گورنمنٹ بس ٹرانسپورٹ کی سہولت بھی موجود ہے جبکہ صوبہ بلوچستان میں گورنمنٹ

ٹرانسپورٹ نہ ہونے کی وجہ سے بالخصوص سرکاری ملازمین اور طلباء کو سخت
مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت صوبہ بلوچستان میں بھی فوری طور
پر گورنمنٹ ٹرانسپورٹ چلانے کا ارادہ رکھتی ہے اور اگر جواب نفی میں ہے
تو وجہ بتلائی جائے ۔

وزیر اعلیٰ

اس صوبہ میں گورنمنٹ ٹرانسپورٹ موجود نہیں اور نہ ہی اس کے قیام کی کوئی تجویز زیر غور ہے بھی ٹرانسپورٹ کی فراہمی اور سرکاری وسائل کے محدود ہونے کے پیش نظر مستقبل قریب میں حکومت ایسی سروس شروع کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی ۔

وزیر اعلیٰ :- جناب اسپیکر ! اس سے پہلے کہ معزز رکن کوئی ضمنی سوال کریں ۔ میں ان کے آسانی کے لئے پہلے بتلانا چاہتا ہوں کہ کوئٹہ شہر سکریٹریٹ کے سرکاری ملازمین کو لانے اور لے جانے کے لئے چار پانچ سرکاری بسیں حکومت نے دی ہیں اس کے علاوہ طلباء اور طالبات کے لئے بھی بڑے سے بڑے کالجوں اور اسکولوں کے لئے حکومت نے سرکاری بسیں فراہم کی ہوئی ہیں جہاں تک یہ سوال کہ گورنمنٹ اپنی بسیں کیوں نہیں چلاتی تو اس کی بہت سی وجوہات ہیں اور معزز رکن کو بھی اس کا علم ہوگا کہ سرکاری ٹرانسپورٹ چلانے کے لئے بہت سی دقتیں ہیں اسی لئے حکومت نے اب تک اس شعبہ میں حصہ نہیں لیا ۔ . . .

میر عبدالکریم نوشیروانی:۔ جناب والا آپ کو علم ہے کہ بلوچستان ایک پسماندہ علاقہ ہے یہاں ہر ضلع کے لئے سرکاری ٹرانسپورٹ چلانا ضروری ہے اس لئے ہر ضلع کے لئے ایک ایک بس سرکاری طور پر چلائی جائے ۔ لہذا میں ایوان سے یہ اپیل کرونگا ۔ کہ دیگر صوبوں میں سرکاری بس چل رہی ہیں ۔ اگر یہاں بھی چلائی جائیں تو عوام کو سہولت ہوگی اور ساتھ ہی کمپٹیشن بھی ہوگی ۔ ہو سکتا ہے اس طرح یہ مسئلہ حل ہو جائے ۔ کیونکہ ابھی تو ٹرانسپورٹر جو چاہتے ہیں ۔ کرتے ہیں ۔ براہ مہربانی سرکاری ٹرانسپورٹ چلائی جائے ۔ شکریہ ۔

وزیر اعلیٰ:۔ جناب اسپیکر ! معزز رکن نے جو تجویز دی ہے ہم اس پر سنجیدگی سے غور کرینگے کہ آیا بلوچستان میں گورنمنٹ ٹرانسپورٹ ہونی چاہیئے ۔

مسٹر اسپیکر:۔ اگلا سوال ۔

مسٹر اسپیکر اگلا سوال بھی میر نوشیروانی صاحب کا ہے ۔

۸۲۶ میر عبدالکریم نوشیروانی :۔ کیا وزیر ایکسائز ٹیکسیشن ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے ۔ کہ سال ۱۹۸۵ء سے دسمبر ۱۹۸۷ء تک کوئٹہ شہر میں موٹر کار موٹرسائیکل یا ماہانہ ۰۰ اور ہنڈا ۱۲۵ سی سی کی کتنی نئی رجسٹریشن کی گئی ہیں ۔ نیز غیر ملکی گاڑیوں کو نئے الاٹ شدہ نمبروں کی تعداد بھی بتلائی جائے ۔

وزیر اعلیٰ:۔ جنوری ۱۹۸۵ء سے دسمبر ۱۹۸۷ء تک کوئٹہ شہر میں جن موٹر کاروں / موٹر سائیکل یاماہا ۱۰۰ اور ہنڈا ۱۲۵ سی سی کی رجسٹریشن کی گئی ہیں۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے

سال جنوری تا دسمبر		موٹر کار	موٹر سائیکل یاماہا ۱۰۰ سی سی	ہنڈا ۱۲۵ سی سی	وضاحت
۱	۱۹۸۵	۲۷۶	۵۳۳	۵۴	ان میں وہ گاڑیاں بھی شامل ہیں جو کہ پاکستان کے دوسرے شہروں سے رجسٹرڈ ہونے کے بعد کوئٹہ میں دوبارہ رجسٹرڈ ہوئے اور ان کو کوئٹہ نمبر دیئے گئے۔
۲	۱۹۸۶	۱۵۵	۲۷۲	۳۶	
۳	۱۹۸۷	۲۲۷	۳۵۴	۲۲	
میزان		۶۵۸	۱۱۵۹	۱۱۲	

غیر ملکی گاڑیاں اس عرصہ میں ضلع کوئٹہ میں ۳ غیر ملکی گاڑیوں کو رجسٹرڈ کرنے کے بعد کوئٹہ نمبر دیئے گئے یہ وہ غیر ملکی گاڑیاں ہیں جن کو کسٹم کے عملہ نے مختلف مقدمات میں قبضے میں لیکر ضبط کر لیا تھا۔ اور بعد میں مختلف موقعوں پر عام نیلامی کے ذریعے لوگوں پر فروخت کر دی گئیں۔

مسٹر اسپیکر:۔ معزز اراکین! میں مسٹر ارجن داس بگٹی صاحب کے سوال نمبر ۸۵۳، ۸۵۴ اور ۸۵۵ کو نظر ثانی کے بعد اسمبلی کی کارروائی سے حذف کرتا ہوں اور پریس والوں سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ وہ ان کو اخبارات میں شائع نہ کریں۔ شکریہ۔

اب ارجن داس بگٹی صاحب۔ اپنا اگلا سوال نمبر ۹۲۵ دریافت فرمائیں۔

نمبر ۹۳۵ مسٹر ارجن داس بگٹی

کیا وزیر اطلاعات ونشریات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پاکستان ٹیلی ویژن پر ایسٹر اور کرسمس کے تہواروں کا پروگرام باقاعدہ طور پر نشر کیا جاتا ہے۔

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا وجہ ہے کہ ہندو اقلیتی تہوار مثلاً دیوالی، ہولی، بیساکھی اور بابا لیک جنم دن بار بار گذارشات کے باوجود ٹیلی ویژن پر نشر کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔

وزیر اعلیٰ: چونکہ سوال کا تعلق پاکستان ٹیلی ویژن سے ہے جو کہ وفاقی حکومت کے زیر انتظام کام کرتا ہے جنرل منیجر پاکستان ٹیلی ویژن کوئٹہ سے بذریعہ چھٹی نمبر ۸۲۲۸-۱۷-2(INF)I-5 مورخہ ۹ مئی ۱۹۸۸ء وضاحت طلب کی گئی ہے۔ متعلقہ ادارہ کو بذریعہ ٹیلی فون جلدی جواب کے لئے یاددہانی کرائی گئی ہے۔ جیسے ہی جواب موصول ہوا۔ معزز ممبر بلوچستان اسمبلی کو جواب سے مطلع فرما دیا جائے گا۔

جناب والا! اس سوال کے آخر میں ایک چیز کی وضاحت کر دینا چاہتا ہوں۔ ہمارے معزز رکن جن کے لئے میرے دل میں کافی قدر ہے میں انکو عزت واحترام سے دیکھتا ہوں لیکن ان کو اپنی نظریں دوسری طرف ہندوستان کی طرف بھی ڈالنی چاہئیں وہاں نہ صرف نشر واشاعت کے سلسلے میں بلکہ دوسرے معاملات میں بھی جو اقلیتوں کے ساتھ حشر ونشر ہو رہا ہے اس کا بھی انہیں موازنہ کرنا چاہئے تھا میں ان کو تسلی دینا چاہتا ہوں کہ حکومت پاکستان نے اپنی اقلیتوں کا نہ صرف احترام کیا ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں ان کے حقوق کی پوری پاسداری کی ہے۔

انہوں نے جو گذارشات کی ہیں انشاءاللہ ان کے متعلق پورا غور وخوض کیا جائے گا۔

مسٹر ارجن داس بگٹی :- جناب والا! جناب جام صاحب نے فرمایا ہے کہ دوسری طرف دیکھیں تو میں ان کو بتلا دینا چاہتا ہوں کہ میں پہلے پاکستانی اور اس کے بعد کچھ اور ہوں میں اور میرے صوبے کی اقلیت برادری بھی اس صوبے کے لئے تقویت ہے میں پاکستانی ہوتے ہوئے یہ سوال پوچھ رہا ہوں۔ جناب والا! اسلام کا دستر خوان بہت کشادہ ہے اور ہمارا حق بنتا ہے کہ ہمارے تہواروں کو بھی ٹیلی ویژن پر نشر کیا جائے جب ایسٹر اور کرسمس کے تہوار نشر ہوتے ہیں تو ہمارے تہوار بھی نشر ہونے چاہئیں یہ میرا ضمنی سوال ہے لہذا آپ بھی امتیاز نہ برتیں۔ اس وقت تمام ممبران آپ کے سامنے یکساں ہوتے چاہیئں اس لئے جناب اسپیکر صاحب کہ آپ انصاف کی کرسی پر بیٹھے ہیں۔۔۔

میر محمد نصیر مینگل :- وزیر صنعت و حرفت
جناب اسپیکر! جیسا کہ اس سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ اس کا تعلق وفاقی حکومت سے ہے لہذا پاکستان کے جو اقلیتی ممبر پارلیمنٹ میں ہیں ان کو یہ مسئلہ وہاں مرکز میں اٹھانا چاہیئے حکومت بلوچستان یا صوبائی اسمبلی بلوچستان اس پوزیشن میں نہیں ہے کہ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کو کنٹرول کرے لہذا وہاں کی اقلیتی ممبران کو قومی اسمبلی میں یہ مسئلہ اٹھانا چاہیئے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی :- جناب والا! اس مسئلہ کو تقریباً دو سال پہلے میں نے اس ایوان میں اٹھایا تھا تو یہی جواب دیا گیا تھا اب تقریباً دو سال ہماری اسمبلی کے باقی ہیں تو بھی یہی بات کی جا رہی ہے

مسٹر اسپیکر :- اب سیکرٹری اسمبلی اعلانات کریں گے۔

مسٹر اختر حسین خان۔ سیکریٹری بلوچستان اسمبلی :۔ بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار کے قاعدہ نمبر ۱۳ کے تحت اسپیکر صاحب نے حسب ذیل اراکین کو موجودہ اجلاس کے لیئے علی الترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے۔

(۱) جناب ہمایوں خان مری (۲) حاجی محمد شاہ مردان زئی (۳) میر نبی بخش خان کھوسہ اور (۴) سردار نواب خان ترین۔

رخصت کی درخواستیں

سیکریٹری اسمبلی :۔ اراکین اسمبلی نے رخصت کی درخواستیں بھیجی ہیں۔ نوابزادہ سلیم اکبر بگٹی نے بوجہ ناسازی طبیعت آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

مسٹر اسپیکر :۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی :۔ شیخ محمد ظریف خان مندوخیل نے ذاتی مصروفیات کی وجہ سے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

مسٹر اسپیکر :۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی :۔ نصیر احمد باچا نے درخواست کی ہے کہ وہ ایک کیس میں زیر حراست ہیں

لہذا انہیں چار روز کی رخصت دی جائے۔

مسٹر اسپیکر:۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے ۔؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی:۔ میر ناصر بلوچ نے درخواست کی ہے کہ وہ ذاتی مصروفیت کی بناء پر آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے لہذا انہیں آج کی رخصت مرحمت کی جائے۔

مسٹر اسپیکر:۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے ۔؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی:۔ مسٹر عصمت اللہ موسیٰ خیل نے درخواست کی ہے کہ وہ ذاتی مصروفیت کی بنا پر آج کے اور ۲۶ مئی کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے لہذا انہیں ان ایام کی رخصت مرحمت کی جائے ۔

مسٹر اسپیکر:۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے ۔؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی:۔ میر عبدالنبی جمالی وزیر اطلاعات نے اطلاع دی ہے کہ وہ اپنے بیٹے کے علاج کے لیئے بیرونی ملک جا رہے ہیں اور ۳۰ جون کو پاکستان واپس آئیں گے لہذا آغاز اجلاس سے ۳ جون تک ان کی رخصت منظور کی جائے ۔

مسٹر اسپیکر:۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی:۔ مسز فضیلہ عالیانی نے درخواست کی ہے کہ وہ آج اسمبلی کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتیں لہٰذا انہیں آج کی رخصت دی جائے۔

مسٹر اسپیکر:۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

تحریک استحقاق

مسٹر اسپیکر:۔ اب ایک تحریک استحقاق ارجن داس بگٹی صاحب نے دی ہے وہ اپنی تحریک استحقاق ایوان میں پیش کریں۔

مسٹر ارجن داس بگٹی:۔ جناب والا! میری تحریک استحقاق یہ ہے کہ۔ حکومت بلوچستان نے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل نمبر ۹ ۲ ضمن (۳) اور بلوچستان کے قواعد وانضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ کے قاعدہ نمبر ۱۷۲ ۔ ۱۷۳ ۔ ۱۷۴ ۔ اور ۱۷۵ کی خلاف ورزی ہوئی ہے اور مذکورہ سالانہ رپورٹیں بابت سال ۸۷-۱۹۸۶ ۔ ۸۶-۱۹۸۵ ۔ کو ایوان غور کرنے میں ناکام رہی ہے اور جس سے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم آئینی مسئلہ پہ ایوان میں بحث کی جائے ۔۔ اسپیکر صاحب اگر آپ اجازت دیں تو تھوڑی سی تفصیل عرض کروں کیونکہ آپ کی اجازت کی بغیر بولتے ہوئے ڈر لگتا ہے۔

مسٹر اسپیکر :- جی آپ بولیں ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی :- جناب اسپیکر ! میں نے جو تحریک اس ایوان میں پیش کی ہے اس سلسلہ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری بلوچستان گورنمنٹ یعنی ہمارے قائد ایوان اور ان کی کابینہ نے آئین کی خلاف ورزی کی ہے ۔ اور انہیں اس آئین کے سامنے یقیناً جوابدہ ہونا ہونا چاہیے ۔ تحریک کو منظور ہونا چاہیئے کیونکہ ہم اس مقدس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے ہیں ۔ اور ہمیں اپنے آئین اور ملک پاکستان کے آئین اس کے رولز اینڈ ریگولیشن ۔ قواعد و انضباط کار کی پیروی کرنا چاہیے یہ ہمارا فرض بنتا ہے ۔ اس تحریک سے حکمت عملی کے اصول واضع کیے جا سکتے ہیں کیونکہ پرنسپل آف پالیسی کی رپورٹیں اب تک پیش نہیں کی گئی جس سے معزز ایوان کے حقوق کی پامالی ہوئی ہے ۔ جناب والا ! میری عرض ہے کہ اس پر بحث کی جائے ۸۶-۱۹۸۵ء اور ۸۷-۱۹۸۶ء ختم ہو چکے ہیں ۔ اور اب ۸۸ - ۱۹۸۷ء وسط کو پہنچ چکا ہے ۔ جبکہ حکومت سالانہ رپورٹیں پیش کرنے میں ناکام رہی ہے ۔ یہ ضروری ہے کہ اس پر اس ایوان میں بحث کی جائے ۔

مسٹر اسپیکر :- آپ بتائیں کہ حکومت نے کونسی رپورٹیں ایوان میں پیش نہیں کی ہیں ؟

مسٹر ارجن داس بگٹی :- جناب والا ! حکمت عملی کے جتنے اصول ہیں جناب والا ! آئین کے کتاب میرے سامنے رکھی ہوئی ہے ۔۔۔۔۔۔

وزیر اعلیٰ :- (پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا! جو تحریک میرے معزز رکن نے پیش کی ہے ۔ یہ تحریک انہوں نے اپنے ہی خلاف پیش کی ہے ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ تکنیکی بات یہ ہے کہ اب تو ہم ۸۸-۱۹۸۷ء کے دور میں ہیں اور انہوں نے حوالہ دیا ہے ۸۶-۱۹۸۵ء کا میرے محرک ۱۹۸۵ء میں زندہ تھے اور ۱۹۸۶ء میں بھی زندہ تھے اگر کوئی ایسی چیز ہوتی تو ضروری تھا کہ یہ تحریک استحقاق اس وقت پیش ہوتی ۔ لہذا یہ تحریک استحقاق ضابطہ کے مطابق نہیں ہے ۔ لہذا اسے خلاف ضابطہ قرار دیا جائے ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی :- جناب والا! ویسے تو مجھے علم ہے لیکن ہوگا تو وہی جو ہمارے اکثریتی ساتھیوں کا فیصلہ ہوگا ۔ میری مراد ۸۸-۱۹۸۷ سے ہے ۔ میں نے اپنی تحریک میں ۸۶-۱۹۸۵ کا حوالہ دیا ہے اسے آپ بخوبی پڑھ سکتے ہیں اور میں نے جو تحریک پیش کی ہے وہ ۸۸-۱۹۸۷ کے لئے ہے ویسے بھی دو سال گزر گئے ہیں ہماری سالانہ رپورٹیں پیش نہیں ہوئی ہیں ۔ جبکہ ہماری حکومت کو کروڑوں روپے کا بجٹ مل رہا ہے ۔ یہ بجٹ کس طریقہ سے خرچ ہو رہا ہے ۔ اس کا آوٹ پٹ کیا ہے ۔؟

وزیر اعلیٰ :- (پوائنٹ آف آڈر) جناب والا! ۱۹۸۵ اور ۱۹۸۶ میں انہیں سگنل نہیں ملا تھا ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی :- جناب والا! انہوں نے جو یہ حوالہ دیا ہے کہ مجھے ۱۹۸۵ میں کسی سے سگنل نہیں ملا تھا اور اب یعنی ۱۹۸۸ میں سگنل ملا ہے تو اس کے لئے میں یہ وضاحت کرنا چاہوں گا کہ ۱۹۸۵ – ۱۹۸۶ اور ۱۹۸۷ میں .....

مسٹر اسپیکر:۔ ارجن داس آپ تشریف رکھیں میرے خیال میں آج آپ نے جڑی بوٹیاں بہت کھائی ہیں ۔ آپ ذرا تشریف رکھیں ۔

وزیر اعلیٰ:۔ جناب والا انہیں ۱۹۸۵ - ۸۶ میں سگنل نہیں ملا تھا اب ان کو سگنل ملا ہے اس لیئے وہ یہ تحریک پیش کر رہے ہیں ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی:۔ جناب والا ! تمام ممبران تشریف رکھتے ہیں - آپ سراسر میرے استحقاق مجروح کر رہے ہیں ۔ میں اپیل کرتا ہوں کہ جام صاحب کو ایسے الفاظ استعمال نہیں کرتے چاہئیں ۔

وزیر اعلیٰ:۔ جناب اسپیکر! اس سلسلے میں میری گذارش یہ ہوگی کہ ۔ ۔ ۔ (مداخلتیں) آپ ذرا سنیئے ۔ جناب اسپیکر ! میری گذارش ہوگی کہ آپ کی یہ قرارداد مسترد ہونے کے قابل ہے اس کی وجوہات یہ ہیں کہ ایک تو یہ واقعہ حال ہی میں وقوع پذیر نہیں ہوا اور اس کے علاوہ معزز رکن نے اس میں کسی خاص رپورٹ کا ذکر نہیں کیا ہے ۔ جناب والا ! آڈیٹر جنرل کی سالانہ رپورٹ برائے سال انیس سو چھیاسی چھیاسی معزز ایوان میں پیش کر دیگئی تھی اور اسے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا ہے ۔ معزز رکن نے یہاں پر حوالہ نہیں دیا کہ کون کون سی رپورٹ نہیں پیش ہوئی ۔ ۔ جناب اسپیکر میں نے اگر سگنل کا لفظ استعمال کیا ہے اور اگر اس سے معزز رکن کا استحقاق مجروح ہوا ہے تو میں ان سے معذرت خواہ ہوں

میر ہمایوں خان مری:۔ جناب اسپیکر! (پوائنٹ آف آرڈر) بلوچستان کی روایت رہی ہے کہ ہم سب آپس میں بیٹھتے ہیں ہمارے اقلیتی ممبر نے جو تحریک استحقاق پیش کی ہے آپ نے اسے منظور بھی کیا ہے جیسا کہ تحریک استحقاق پیش کرنے سے چوبیس گھنٹے پہلے نوٹس دیا جاتا ہے لہذا ان کو بات کرنے کا حق حاصل ہے۔ جناب والا! اس وقت تو ہمارے تاثرات نہیں تھے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم اگر اکثریت میں ہیں تو ان کو نہ بولنے دیں۔

مسٹر اسپیکر:۔ ان کو پورا بولنے کا موقع دیا گیا ہے۔ ویسے یہاں تو گپ شپ بھی ہوتی رہتی ہے۔

Mir Humayun Khan Marri.

Sir, we should be impartial.

جناب اسپیکر! جس طرح ہمیں حق ہے بات کرنے کا اسی طرح ان کو بھی ہے لہذا ہم ریلیونٹ رہیں اور یہی ہمارا فرض ہے جناب والا! لہذا آپ بھی امپارشل رہیں۔

مسٹر اسپیکر:۔ مسٹر ارجن داس بگٹی صاحب کی پیش کردہ تحریک استحقاق پر میں اپنا فیصلہ سناتا ہوں۔ اس تحریک استحقاق میں چار مختلف موضوعات کی نشان دہی کی گئی ہے۔ بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار کے قاعدہ نمبر ۵۷ کے تحت یہ تحریک استحقاق کسی حالیہ واقعہ سے متعلق نہیں ہے۔ لہذا خلاف ضابطہ ہے۔ کیونکہ اس میں سال انیس سو پچاسی چھیاسی اور انیس سو چھیاسی ستاسی کی رپورٹوں کا ذکر کیا گیا ہے جبکہ اسوقت سال انیس سو ستاسی اٹھاسی جا رہا ہے نیز یہ تحریک استحقاق کسی ایک خاص معاملہ سے متعلق نہیں ہے اور اس میں چار مختلف موضوعات

ہیں ۔ لہذا بلوچستان اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۸۴ کے قاعدہ نمبر ۵۷ کے تحت اس تحریک استحقاق کو خلاف ضابطہ قرار دیا جاتا ہے ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی :۔ جناب اسپیکر ! بہت مہربانی ۔اس کی اطلاع پہلے ہی دینا چاہیئے تھی ۔ پندرہ بیس منٹ ضائع ہو گئے ۔

مسٹر اسپیکر :۔ ہم تو پھر بھی آپ کو بولنے کا موقع دیتے ہیں ۔ اگر اس کو اسمبلی میں ووٹنگ کے لئے پیش کیا جاتا تو مسترد ہو جاتی ۔

اب وزیر متعلقہ بلوچستان معدنی مراعات کی (منسوخی) کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۸ء (مسودہ قانون نمبر ا مصدرہ ۱۹۸۸ء سے متعلق اپنی تحریک ایوان میں پیش کریں

میر محمد نصیر مینگل وزیر صنعت و حرفت :۔ جناب اسپیکر ! آپ کی اجازت سے میں بلوچستان معدنی مراعات کی (منسوخی) کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۸ء (مسودہ قانون نمبر ا مصدرہ ۱۹۸۸ء) ایوان میں پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر اسپیکر :۔ مسودہ قانون پیش ہوا ۔ اگلی تحریک پیش کی جائے ۔

وزیر صنعت و حرفت :- جناب اسپیکر ! آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں بلوچستان معدنی مراعات کی (منسوخی) کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۸ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے ۔

وزیر اعلیٰ :- جناب اسپیکر! میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ ....

مسٹر اسپیکر :- جام صاحب میں بحیثیت اسپیکر ! اسمبلی کے قواعد وانضباط کار کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے تحت اپنے اختیارات استعمال کرتے ہوئے بلوچستان معدنی مراعات کی (منسوخی) کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۸ء (مسودہ قانون نمبر ۔ ۱ مصدرہ ۱۹۸۸ء) کو مجلس قائمہ برائے صنعت و حرفت کے سپرد کرتا ہوں ۔

حاجی عید محمد نوتیزئی :- جناب اسپیکر ! یہ دس دفعہ پہلے کمیٹی کے سپرد کیا گیا ہے تین سال سے یہ کیس چل رہا ہے آپ اس کو پھر کیوں پینڈنگ رکھ رہے ہیں ؟ کیا ابھی تک آپنے قانون نہیں بنایا ؟ ....

وزیر اعلیٰ :- جناب والا ! میں معزز رکن کو تسلی دینا چاہتا ہوں کہ اس سیشن کے دوران انشاءاللہ یہ بل منظوری کے لئے پیش ہوگا ۔

حاجی عید محمد نوتیزئی :- جناب والا ! یہ پہلے کتنی دفعہ پیش ہوا ہے ؟

مسٹر اسپیکر:۔ حاجی صاحب! یہ بل پہلے اسپیشل کمیٹی کے سپرد کیا گیا تھا۔ چونکہ اسمبلی کی اپنی اسٹینڈنگ کمیٹی ہے قواعد کے مطابق کمیٹی ایک دو دن کے اندر اپنی میٹنگ بلائے گی اور اس میں مزید اچھی تجاویز دینگے۔

حاجی عبد محمد نوتیزئی:۔ جناب اسپیکر! یہ قانون تو پہلے سے بنا ہوا ہے آپ مہربانی کر کے کوئی تاریخ مقرر کریں کہ اسے کس تاریخ کو پیش کرینگے؟

مسٹر اسپیکر:۔ جب کمیٹی اپنی رپورٹ پیش کریگی اسمبلی کا اجلاس ایک مہینہ تک تو جاری رہے گا۔ یہ اسٹینڈنگ کمیٹی پر منحصر ہے۔

حاجی عبد محمد نوتیزئی:۔ جناب والا! میں پہلے عرض کر چکا ہوں تین سال پہلے اس کو ہو چکے ہیں پہلے بھی اسکو سٹینڈنگ میں رکھا گیا اسی طرح سیشن ختم ہو گئے۔ لیکن یہ پیش نہیں ہوا۔

مسٹر اسپیکر:۔ میں نے کہا کہ ایک مہینے کے دوران رپورٹ پیش کرینگے اور یہ اسمبلی میں پیش ہو جائیگا۔

وزیر اعلیٰ:۔ جیسا اسپیکر صاحب نے فرمایا ایک مہینہ تک اسمبلی کا اجلاس جاری رہے گا۔ اس دوران اس بل پر رپورٹ پیش کرینگے۔

مسٹر اسپیکر :- آپ فوری طور پر کمیٹی کا اجلاس طلب کریں اور اس پر غور و خوض کریں کچھ اچھی تجاویز آپکے سامنے آسکتی ہیں وہ بھی اس میں شامل کریں ۔ یہ سیشن انشاءاللہ لمبا ہے اور جون تک چلے گا ہم اس قانون کو پاس کرائیں گے ۔

حاجی عبید محمد نوتیزئی :- جناب والا ! قانون تو پہلے سے پاس ہوا ہے یہ معاملہ تین سال سے چل رہا ہے آپ تین سالوں سے کیوں اس کو پینڈنگ رکھ رہے ہیں ؟

میر عبدالکریم نوشیروانی :- جناب اسپیکر ! اس پر دوٹوک فیصلہ کریں کیونکہ اس میں بڑے بڑے سرمایہ داروں کا ہاتھ ہے لیکن جناب والا ! بہر حال اس ملک میں قانون کی بالادستی ضروری ہے کیونکہ پندرہ پندرہ بیس بیس مائنز ہر ایک نے اپنے بغل میں رکھے ہوئے ہیں لیکن بلوچستان میں دوسرے لوگ بھی حقدار ہیں یا نہیں ؟ ہم مشکور رہیں گے لہذا اس کا دوٹوک فیصلہ کریں اس سیشن کے دوران ۔

مسٹر اسپیکر :- نوشیروانی صاحب ! اس بارے میں گذارش یہ ہے کہ پہلے اس سلسلہ میں اسمبلی میں ایک قرارداد آئی تھی جو اسپیشل کمیٹی کے پاس بھجوائی گئی تھی اس کی سفارشات کے مطابق یہ مسودہ قانون بنایا گیا ہے اور اسمبلی میں پیش ہوا ہے لہذا قواعد کے تحت اس کا اسٹینڈنگ کمیٹی کے پاس جانا ضروری ہے لہذا میں نے اس کو مجلس قائمہ کے سپرد کر دیا ہے ۔

حاجی عبدالمحمد نوتیزئی :- جناب والا ! اس کے لئے تاریخ مقرر کر دیں

وزیر اعلیٰ :- بیشک آپ تاریخ مقرر کر دیں - جس قدر جلد ہو سکے -

مسٹر اسپیکر :- کیا وزیر متعلقہ پندرہ بیس جون تک رپورٹ پیش کر دینگے ؟

میر عبدالکریم نوشیروانی :- جناب والا ! دس جون ٹھیک ہے - تاکہ دو ٹوک فیصلہ ہو جائے - تاکہ ہم اس کو غریبوں میں تقسیم کریں اور خاران کے حصہ میں کچھ آ سکے - کیونکہ ان صنعتوں پر انہوں نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے - امن ملک میں -

مسٹر اسپیکر :- ایسا نہ ہو کہ میاں صاحب آپ کو ایک اسکیم دیدیں اور خود آپ خاموش ہو جائیں -

میر عبدالکریم نوشیروانی :- جناب والا ! خاران کے لئے بھی دو چار لیزیں مل جائیں - ویسے خاران کے لوگ بکنے والے نہیں -

xx x x x x x x x x x x x x x x

جناب اسپیکر کے حکم کے تحت حذف کئے گئے -

وزیر اعلیٰ:۔ جناب اسپیکر! معزز رکن کا ارادہ نہیں تھا یہ بات کرنے کا ان کی نیت صاف تھی۔ تاہم اپنے وہ الفاظ حذف کروا دیئے۔ شکریہ۔

مسٹر اسپیکر:۔ چونکہ اسمبلی کے سامنے مزید کارروائی نہیں لہذا اسمبلی کا اجلاس مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۸۸ء ساڑھے دس بجے صبح تک ملتوی کیا جاتا ہے۔ (دوپہر ایک بجکر بیس منٹ پر اسمبلی کا اجلاس پنجشنبہ مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۸۸ء کی صبح ساڑھے دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا۔